# SENATE OF PAKISTAN

## SENATE DEBATES

*Sunday, September 18, 1988*

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at five of the clock in the evening with Mr. Acting Chairman (Syed Muhammad Fazal Agha) in the Chair.

---

### RECITATION FROM THE HOLY QURAN

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

وَمَا تَكُوْنُ فِيْ شَاْنٍ وَّ مَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ
مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ وَمَا يَعْزُبُ
عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَلَآ اَصْغَرَ
مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرَ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝٦١ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ
عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝٦٢ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝٦٣
لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ؕ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ
ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝٦٤ وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ؕ
هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝٦٥

(سورۃ یونس ۶۱ تا ۶۵)

[ترجمہ: اور آپ جس حال میں بھی ہوں اور آپ اس (حال) میں قرآن (بھی)
پڑھ رہے ہوں اور تم لوگ بھی جو کوئی کام کر رہے ہو ہم تمہارے برابر گواہ رہتے
ہیں جب تم اسے کرنے لگتے ہو اور آپ کے پروردگار سے ذرہ برابر (کوئی بھی

## SENATE OF PAKISTAN

## SENATE DEBATES

*Sunday, September 18, 1988*

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at five of the clock in the evening with Mr. Acting Chairman (Syed Muhammad Fazal Agha) in the Chair.

---

### RECITATION FROM THE HOLY QURAN

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

وَمَا تَكُوْنُ فِيْ شَاْنٍ وَّ مَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ
مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ط وَمَا يَعْزُبُ
عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَلَآ اَصْغَرَ
مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرَ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝٦١ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ
عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝٦٢ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ط
لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ط لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ط
ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝٦٤ وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ط
هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝٦٥

(سورة یونس ۶۱ تا ۶۵)

[ترجمہ: اور آپ جس حال میں بھی ہوں اور آپ اس (حال) میں قرآن (بھی)
پڑھ رہے ہوں اور تم لوگ بھی جو کوئی کام کرتے ہو ہم تمہارے برابر گواہ رہتے
ہیں جب تم اسے کرنے لگتے ہو اور آپ کے پروردگار سے ذرہ برابر (کوئی بھی

چیز) غالب نہیں نہ زمین میں نہ آسمان میں اور نہ اس سے چھوٹی اور نہ بڑی مگر یہ کہ سب کتاب مبین میں ہے۔ سنو سنو اللہ کے دوستوں پر قطعاً نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ یہ وہ ہیں جو ایمان لائے اور پرہیزگاری اختیار کیئے رہے۔ ان کے لئے خوش خبری ہے دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی۔ اللہ کی باتیں بدلا نہیں کرتیں یہی تو بڑی کامیابی ہے اور آپ کو ان کی (کافروں) کی باتیں غم میں نہ ڈالیں غلبہ تمام تر اللہ ہی کے لئے ہے وہ خوب سننے والا ہے خوب جاننے والا ہے۔

LEAVE OF ABSENCE

جناب قائم مقام چیئرمین : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ رخصت کی درخواستیں جناب اصغر علی شاہ صاحب نے اپنی علالت کی بنا پر ایوان سے یکم ستمبر تا اٹھارہ ستمبر رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ایوان ان کی درخواست منظور کرتا ہے۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین : جناب سید عباس علی شاہ نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر ایوان سے ۱۴ ستمبر تا ۲۱ ستمبر رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ایوان ان کی رخصت منظور کرتا ہے۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین : جناب شاد محمد خان صاحب نے بھی اسی قسم کی اطلاع دی ہے کہ وہ ذاتی مصروفیات کی بنا پر ۵ ستمبر کو ایوان میں حاضر نہیں ہو سکتے۔ کیا آپ ان کی رخصت کی درخواست منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین : صاحبزادہ یعقوب صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ جنرل اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کرنے کے لئے امریکہ جا رہے ہیں اس لئے انہوں نے آج کے اجلاس میں شرکت سے معذوری ظاہر کی ہے۔ چوہدری شجاعت حسین صاحب نے بھی اپنی ذاتی اور سرکاری مصروفیات کی بنا پر آج ایوان میں حاضر ہونے سے معذرت کی ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین :۔ احمد نواز بگٹی صاحب نے بھی ٹیلیفون پر کراچی سے اطلاع دی ہے کہ وہ سرکاری مصروفیات کی بنا پر آج کے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکیں گے۔ کیا آپ رخصت منظور کرتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

## POINT OF ORDER ; *RE :* FLOOD SITUATION IN BANGLADESH AND PLIGHT OF STRANDED BIHARIS

جناب محمد طارق چوہدری : پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب چیئرمین ! میں آپ کی وساطت سے حکومت پاکستان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں یہ مسئلہ ہے بنگلہ دیش میں سیلاب کا۔ اگرچہ حکومت پاکستان نے اس کے لئے بڑی فراخدلی کے ساتھ امداد فراہم کی ہے اور بہت فوری نوٹس لیتے ہوئے گندم اور دوسرا امدادی سازو سامان دوائیاں اور ڈاکٹرز بھیجے ہیں۔ لیکن وہاں پر سیلاب کی تباہ کاریاں بہت ہی شدید ہیں۔ ڈیڑھ کروڑ آدمی بے گھر ہو چکے ہیں۔ اور لاکھوں کی تعداد میں انسان بیماریوں کا شکار ہو رہے ہیں۔ ایک ہی علاقے میں پانچ ہزار انسان ہیضے کی وبا سے وفات پا چکے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ تمام مومن ایک جسم کی طرح ہیں کہ ایک عضو میں اگر تکلیف ہو تو سارا جسم بے چین ہو جاتا ہے اسی طرح بنگلہ دیش پر جو آج بدقسمتی سے بنگلہ دیش ہے کل ہمارے ملک پاکستان کا ایک حصہ تھا اور حکومت پر جو اتنی بڑی مصیبت ٹوٹ پڑی ہے۔ ان کے ذمہ دار افراد نے اور حکومت نے اور حکومت کے باہر کے سیاستدانوں نے دنیا سے اپیل کی ہے کہ ہمارا بہت سا غلہ بہہ گیا ہے چاول بھی سیلاب کی نذر ہو گئے ہیں۔ اور یہ شدید خطرہ ہے کہ بنگلہ دیش میں قحط کی کیفیت رونما ہو جائے گی۔

ایسے وقت میں سب سے زیادہ مشکل ان پاکستانیوں کے اوپر پڑے گی جو وہاں کیمپوں کے اندر پہلے ہی بڑی خوفناک اور دردناک کیفیت سے دوچار ہیں لہذا جہاں ہیں حکومت پاکستان کی اس بات کیلئے تعریف کرونگا کہ انہوں نے بہت

[Mr. Muhammad Tariq Chaudhry]

جلدی نوٹس لیا ہے وہیں میں یہ درخواست کرنا چاہ رہا ہوں کہ ان کو ہماری اور بھی زیادہ مدد کی ضرورت ہے اور بھی زیادہ ہماری توجہ کی ضرورت ہے ۔ ان کو اور بھی زیادہ ہماری طرف سے تالیف قلب کی ضرورت ہے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : شکریہ ! طارق صاحب آپ نے بالکل صحیح فرمایا کہ بنگلہ دیش کے حالات واقعی اس قابل ہیں کہ ہم لوگ مسلمان، انسان اور بھائیوں کی حیثیت سے ان کے حالات پر نظر ڈالیں اور میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کی طرف سے اس بارے میں ڈاکٹر صاحب اور سرتاج عزیز صاحب بولیں گے ۔

جناب شاد محمد خان : جناب والا ! مجھے یہ ہی ڈر تھا کہ کہیں یہ نہ مطالبہ کر دیں کہ repatriation سارے بنگالیوں کی پاکستان میں کر لیں ۔ شکر ہے کہ انہوں نے حکومت کے اقدام کی تعریف کی ہے اور repatriation کا مطالبہ نہیں کیا ہے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : شکریہ ! خان صاحب تشریف رکھیں ، جناب ڈاکٹر صاحب ۔

Dr. Mahbubul Haq : Mr. Chairman, I fully agree with the honourable Senator that the conditions in Bangladesh require that whatever assistance we can give at this stage we should give it. We should give it expeditiously and generously and that is why the Government of Pakistan has taken several measures including the provision of medicines and rice and also the provision of cash to see that within our resources we should try to help our brothren in distress. The honourable Senator also raised the question of those stranded Pakistanis or Pakistan optees who are in camps and whose condition requires even more attention at this stage. I would like to inform him and the House that only this week we have made available a sum of two million rupees to help out these stranded Pakistan optees who are in camps and we shall again without our resources try to give further assistance to the extent that it is necessary. So, we fully respond to the point of view that the honourable Senator has presented and the Government is very anxious that all possible assistance should be given to those Pakistan optees who are stranded in camps in Bangladesh and who are under-going also considerable hardships. Thank you, Sir.

## PRIVILEGE MOTION
## RE : MISBEHAVIOUR OF THE LOCAL ADMINISTRATION WITH LOCAL AND FOREIGN PRESS REPORTERS

جناب قائم مقام چیئرمین : شکریہ ! جناب طارق چوہدری صاحب تحریک استحقاق نمبر ۱۸

جناب محمد طارق چوہدری : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، شکریہ جناب چیئرمین ! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ معزز ایوان کے وقار کو مجروح کرنے والے اس اقدام کا فوری نوٹس لیا جائے کہ ایوان بالا کی رپورٹنگ کے لئے آنے والے صحافی جو ہماری تمام تر کارروائی کی تشہیر کے لئے اس معزز ایوان کا لازمی جزو ہیں ان کے ساتھ اس ایوان کے احاطے میں اور اس ایوان کے بالکل سامنے بدسلوکی کی جارہی ہے، ایوان کے اندر، ایوان کے سامنے ہونے والی کارروائیاں جو ایوان کی توجہ مبذول کروانے کے لئے کی جارہی ہوں ان کی تصویرکشی اور رپورٹنگ صحافیوں کا حق، اور معزز ایوان کے اقدامات کی تشہیر ہیں۔ ان کے کام میں رکاوٹ ڈالنا اس ایوان کے مہمان صحافیوں کے سامنے بدسلوکی کرنا ایوان اور اس کے ممبران کی عزت اور وقار کے لئے توہین کا باعث ہے، ان کے کام میں رکاوٹ بالواسطہ سینٹ کے کام میں رکاوٹ کے مترادف ہے لہذا اس مسئلے کو سینٹ کی استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے تاکہ وہ اس جمہوری ملک میں سب سے بڑے جمہوری ادارے کے سامنے ہونے والی ان متشددانہ کارروائیوں کے ذمہ داران کا تعین کرے اور ان کے خلاف ضروری اقدامات تجویز کر سکے۔

**Mr. Acting Chairman :** Is it being opposed ?

ملک نسیم احمد آہیر : میں اس کو اپوز تو نہیں کر رہا، میں اس کی وضاحت کرنا چاہوں گا۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ موشن ابھی مجھے موصول ہوئی ہے، جہاں تک جناب طارق چوہدری صاحب کا یہ ارشاد ہے، میں ان کے ساتھ پوری طرح اتفاق کرتا ہوں اگر اس قسم کی کوئی حرکت ہوئی ہے تو اس کا جناب والا آپ کو خود سنجیدگی سے نوٹس لینا چاہیے چونکہ اس ایوان کے اندر تمام

[Malik Naseem Ahmed Aheer]

تر اختیارات آپ کے پاس ہیں اگر کوئی سیکورٹی کا عملہ آپ کے حکم کی تعمیل نہیں کر رہا، اور اگر اس کا تعلق پولیس سے ہے یا کسی اور قانون نافذ کرنے والے ادارے سے ہے تو میں آپ کے کہنے پر ان کے خلاف ہر قسم کی کارروائی کرنے کو تیار ہوں۔ جو کچھ ہوا ہے اس کے لئے میں معذرت خواہ ہوں اور میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ ہمارا صحافیوں کے ساتھ یا جو اور حضرات معزز ارکان کے ساتھ ایوان کی کارروائی دیکھنے کے لئے تشریف لاتے ہیں اگر ان کے ساتھ کسی قسم کی بدسلوکی کی گئی ہے تو میں پھر بھی آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس کے خلاف فوری طور پر ایکشن لینے کے لئے تیار ہوں، میں جناب طارق چوہدری صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ اگر وہ specifically کسی آدمی کا نام لے سکیں کہ فلاں آدمی نے یہ حرکت کی ہے تو میں ان کی تشفی کے مطابق ہر قسم کی کارروائی کرنے کو تیار ہوں، میں ذاتی طور پر بھی اس کے لئے معذرت خواہ ہوں اور ان سے بھی یہ درخواست کروں گا کہ اگر وہ میری اس سلسلے میں اعانت کر سکیں تو میرا خیال ہے کہ اس قسم کی جو کارروائیاں ہو رہی ہیں ان کا اعادہ نہیں ہو گا۔ میں ان سے گزارش کروں گا کہ وہ اس کو ازراہ کرم یہاں پریس نہ کریں، میری معذرت قبول کر لیں اور جس آدمی کے خلاف ان کو شکایت ہے اس کے لئے مجھ پر اعتماد کریں۔ میں انشاء اللہ ان کے ساتھ مل کر اس کے خلاف کارروائی کرنے کو تیار ہوں۔

<u>جناب اعجاز علی خان جتوئی</u> : وزیر موصوف صاحب چونکہ explain کر رہے تھے، میں ابھی ابھی وہاں سے آ رہا ہوں تو گیٹ بند ہے وہاں پولیس گیٹ بند کر کے کھڑی ہوئی ہے، دو منٹ تک مجھے بھی وہاں روکا ہے۔ پوری پولیس باہر کھڑی ہوئی ہے، پاس والے لوگ وہاں باہر کھڑے ہوئے ہیں، یہ کون سے قانون کی بات کر رہے ہیں، پتہ نہیں کتنی معذرتیں مانگیں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین : جتوئی صاحب کون سا گیٹ بند ہے ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی : سینٹ کا باہر والا گیٹ ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : یہ تو میں ابھی سینٹ سیکرٹیریٹ سے کہتا ہوں، کہ جن کے پاس Passes ہیں ان لوگوں کو کیوں روکا ، خان صاحب ذرا دیکھیں ۔ یہ تو ابھی چیک کر لیتے ہیں ۔

ملک نسیم احمد آہیر : جناب آپ چیک کروالیں ، جہاں آپ کو تکلیف ہے مجھے بتائیے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : میں ابھی آدمی بھجوا رہا ہوں ،(سینیٹ افسران کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) آپ ذرا دیکھ لیں جی کہ کیا پوزیشن ہے، actual position خود جا کر لے آئیں ، جی پروفیسر خورشید صاحب ۔

پروفیسر خورشید احمد : میں بھی دراصل اس معاملے میں اس امر کا اظہار کرنا چاہتا ہوں کہ گو وزیر داخلہ نے کھلے دل سے معذرت کی ہے اور ہمیں ان کی ذات سے کوئی شکایت نہیں ہے ۔ لیکن اس سیشن میں مسلسل ہمیں، ہمارے مہمانوں کو، صحافیوں کو تکلیف پیش آئی ہے ، میرے اپنے سیکرٹیری کو دو دن پہلے داخل نہیں ہونے دیا گیا اور اس کو منجملہ مظاہرہ کرنے والوں کے ساتھ پکڑ کر لے گئے ، آج بھی یہی ہو رہا ہے تو اس چیز کا بار بار اس سیشن میں ہونا جو کہ اس سے پہلے کبھی ہمارے ہاں نہیں ہوا ، یہ ایک بڑی سنجیدہ چیز ہے اس کا نوٹس فوری طور سے آپ کو بھی لینا چاہئے اور آپ کو اس معاملے میں کسی نہ کسی ذمہ دار آدمی کو مقرر کرنا چاہیئے جو دیکھے کہ سینیٹ کی کارروائی شروع ہونے کے وقت اور اس کے بعد صحافیوں کو مہمانوں کو ، ارکان سینیٹ کو ، اس نوعیت کی کوئی تکلیف نہ پہنچائی جائے اور آپ اس معاملے میں خصوصی ہدایات جاری کریں اس لئے کہ ان دس دنوں کے اندر اندر یہ چیز چونکہ تیسری بار ہوئی ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس

[Prof. Khurshid Ahmed]

کے لئے محض Formal معافی کافی نہیں بلکہ اس کے لئے آپ کو کچھ ضروری اقدام کرنے چاہئیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین : شکریہ جی ، پروفیسر صاحب میں بھی اس سلسلے میں کچھ عرض کرنا چاہوں گا۔ چوں کہ اس وقت تمام معزز ارکان بیٹھے ہیں۔ ہمارے پاس جتنے بھی لوگ کارڈ بنوانے کے لئے آتے ہیں تو شناختی کارڈ کسی کے پاس نہیں ہوتا ہے اور ہماری مجبوری یہ ہے کہ ہم ممبران کو انکار بھی نہیں کر سکتے اور " ہاں " کرتے ہوئے سیکریٹریٹ کو بڑی مجبوری کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس لئے تمام ممبران صاحبان سے گذارش ہے کہ آپ کے جتنے بھی مہمان آئیں ان کے پاس شناختی کارڈ ہونے چاہئیں اور دوسرا یہ جو سینیٹ کے احاطے سے باہر ہڑتال کا سلسلہ ہو رہا ہے ، وہ سینیٹ کا احاطہ نہیں ہے۔ میں نہیں سمجھتا ہوں کہ سینیٹ کی کارروائی میں کسی قسم کی رکاوٹ آئی ہے ، وہ ان cases پر شاید ہو رہا ہے جو پہلے ہی مارشل لاء میں convict ہو چکے ہیں اور اس کے لئے پریزیڈنٹ ہاؤس میں ایک جو remedy cell بنا یا ہوا ہے اس میں ان کی انکوائری چل رہی ہے اور اس قسم کی کوئی illegal proceedings یا illegal strikes اگر ہو رہی ہوتی ہیں تو میں سمجھتا ہوں یہ پریس کی بھی ذمہ داری ہے ہم سب کی بھی اخلاقی ذمہ داری ہے کہ illegal activitiesl کو ہم خود بھی چیک کریں اس کے علاوہ بھی اگر کوئی شکایت ہے تو میں نے اس دن بھی عرض کیا تھا اور آج اپنے سیکریٹریٹ کو بھی ہدایت کروں گا اور منسٹر صاحب سے بھی گذارش کروں گا کہ legal framework میں جو legal کارروائی ہو رہی ہے اس کے لئے اگر legal لوگوں کے پاس Passes بھی ہیں ، تو انشاء اللہ اس قسم کی شکایت نہیں ہوگی ، لیکن میری گذارش یہ ہے کہ آپ کے جتنے بھی مہمان آتے ہیں وہ اپنے ساتھ شناختی کارڈ بھی لایا کریں ، شکریہ !

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! آپ کے تمام ارشادات سر آنکھوں پر اور آپ حق بجانب ہیں کہ جو رولز ہیں ہم بھی ان کا احترام کریں اور یہاں کے دوسرے افراد بھی ان کا احترام کریں لیکن میں پورے ادب سے یہ بات عرض کروں گا کہ یہ سلوک ان لوگوں کے ساتھ ہوا ہے جو باقاعدہ entry card لے کر آ رہے تھے ان کے پاس تھے Entry Card وہ کہیں دور نہیں تھے۔ دوسری بات یہ ہے کہ illegal اور legal strike کا جو مسئلہ ہے وہ بھی بڑا نازک مسئلہ ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ جمہوریت میں غیر متشدد مظاہرہ، اختلاف رائے کا اظہار جلوس اور یہ تمام چیزیں اختلاف رائے کے اظہار کے معروف جمہوری ذرائع ہیں اور اگر دفعہ ۱۴۴ لگی ہو تو اس وقت بھی اگر ایک ایک فرد یا دو، دو افراد کوئی احتجاج کرتے ہیں تو وہ قانون کے دائرے کے اندر رہیں وہ قانون کے منافی نہیں ہیں۔ آپ کی پولیس یہ زیادتی کرتی ہے کہ اگر دفعہ ۱۴۴ لگی ہوئی ہے اور اس صورت میں ایک ایک شخص یا دو دو افراد کوئی احتجاج کرتے ہیں تو وہ اس کو بھی قانون کے خلاف سمجھتے ہیں حالانکہ اسی دفعہ کے تحت انہیں یہ اختیار نہیں کہ اگر چار سے کم افراد ہوں تو ان کے اوپر وہ کوئی اقدام کرے تو ان کو بھی قانون کا احترام کرنا چاہیئے وہ قانون کو توڑتے ہیں اور اس کے بعد پھر ہمیں بتایا جاتا ہے کہ صاحب یہ غیر قانونی چیزیں ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ درست نہیں، جو جمہوری روایات ہیں اور جو قانون کی حدود ہیں ان کی پاسداری سب کے لئے ضروری ہے اور سب سے زیادہ قانون کے محافظوں کے لئے۔

ملک نسیم احمد آہیر: جناب والا! جو کچھ پروفیسر صاحب نے فرمایا ہے میں اس سلسلے میں تھوڑی سی وضاحت کروں گا کہ دراصل جمہوریت کے بھی کچھ قواعد وضوابط ہوتے ہیں اور اگر ہم سب اس دائرے کے اندر کھیلیں تو پھر شاید کسی کو شکایت کا موقع نہ ملے۔ ایک طرف ہمیں ہر قسم کی مشکلات کا سامنا ہے، اب میں آپ سے کیا عرض کروں کہ آج جو تحاریک التواء کی لسٹ آئی ہوئی ہے ان میں تین چار ایسے واقعات ہیں جن کی طرف اس معزز ایوان کے ارکان نے توجہ دلائی ہے۔ کراچی کا بم بلاسٹ جو وہاں Missile attack ہوئے تھے اس قسم کی باتیں

[Malik Naseem Ahmed Aheer]

ہمیں مختلف ذرائع سے مختلف اطلاعات ملتی رہتی ہیں۔ ہمارے پاس یہ بھی اطلاع تھی کہ اسمبلی کے اندر بھی کوئی آدمی اس قسم کا اسلحہ لیکر گھس جائے گا۔ اسی دن میرے بھائی اور اس ایوان کے معزز رکن جناب اعجاز علی خان جتوئی صاحب نے یہاں یہ بات کی تھی کہ میری وہاں تلاشی لی گئی اسی شام کو میں چار بجے لاہور جا رہا تھا تو اسلام آباد ائیر پورٹ والے مجھے پہچان نہیں سکے یا نہوں نے باقاعدہ چیکینگ کی تو میں نے احتجاج نہیں کیا۔ میں نے کھڑے ہو کر ان کو باقاعدہ اس طریقے سے checking کرائی اس سے ہماری عزت میں اضافہ ہوتا ہے کمی نہیں ہوتی۔ ہمیں اس ملک کے معاملات چلانے کے لئے اس وقت جو صورت حال درپیش ہے اس سلسلے میں ہمیں کچھ تھوڑا سا تعاون کرنا چاہیئے۔ میں نہیں سمجھتا کہ یہ تمام strikes اپنی جگہ جائز ہیں ہڑتال کیجئے مظاہرہ کیجئے سب کچھ کیجئے لیکن اس کے بھی کچھ قواعد و ضوابط ہیں جب آپ ان کو توڑنے کی کوشش کرتے ہیں اور ہماری قانون نافذ کرنے والی ایجنسیاں سامنے آتی ہیں تو پھر ہم ہمیشہ ان کو مجرم سمجھتے ہیں میرا خیال ہے اگر ہم سب لوگ ہی جو بنیادی جمہوریت کے تقاضے ہیں ان کو پورا کریں تو کسی کو بھی شکایت پیدا نہیں ہوگی۔ ہمو نقص ہمیشہ دوسرے کے اندر نظر آتا ہے اپنے میں آج تک نظر نہیں آیا۔ میں نے ان سے خود بھی ملاقات کی تھی۔ محترمہ تہمینہ کھر صاحبہ سے میں یہاں ملا تھا جناب مصطفیٰ کھر صاحب سے میرے ذاتی تعلقات بھی ہیں میں ان کے ساتھ ایک پارٹی میں کافی عرصہ کام کرتا رہا ہوں لیکن قانون سے بالاتر کوئی نہیں ہوسکتا اور ہر ایک کام کے کرنے کا باقاعدہ قانونی طریقہ ہے اس کے مطابق اب صدر مملکت نے ایک cell قائم کر دیا ہے وہ تمام باتوں پر غور کر رہے ہیں ہمیں ان پر اعتماد کرنا چاہیئے لیکن اگر ہم اس قسم کا رویہ اختیار کریں تو پھر آپ کے لئے اور سب کے لئے دشواری کا باعث بنے گا۔ میرا خیال ہے جمہوری رویہ اپنانے کے لئے بطور قوم ہمیں ایک خاص قسم کا ذہن تیار کرنا ہوگا آپ اور اس کے لئے ہم سب کو مل جل کر کوشش کرنی ہوگی۔ مجھے یقین ہے کہ

ملک کی جو پولیس ہے اس کے اندر بہت سی خامیاں ہیں جن کا اعتراف میں یہاں ایوان کے اندر بھی کر چکا ہوں اور اس کی retorm کی بھی کوشش کر رہے ہیں ۔ یہ ایک بہت بڑا لمبا چوڑا کام ہے میں آج ایوان میں کسی نئی بحث کو جنم نہیں دینا چاہتا لیکن میں آپ سے گزارش کرتا ہوں بطور ایک قوم کے اپنے رویے کے ذمہ دار بھی ہیں اور اس کے مطابق ہمیں معاملات کو طے کرنا ہوگا ، میں پھر آپ کو یقین دلاتا ہوں ہمیں سب کو مل جل کر ان معاملات ، نئی روایات کو اور اچھے رجحانات کو پروان چڑھانے کے لئے کام کرنا چاہیئے اس قسم کی اگر چھوٹی موٹی بات ہو بھی جائے تو کبھی کبھی نظر انداز بھی کر دیا کرتے ہیں ۔ میں آپ سے پھر تہہ دل سے معذرت خواہ ہوں کہ یہ واقعہ ہوا میں چیئرمین صاحب اور آپ سے بھی عرض کر رہا ہوں اگر آپ مجھے specifically بتا سکیں گے کہ کونسے لوگ ہیں تو مجھے ان کے خلاف کارروائی کرنے میں کسی قسم کی ہچکچاہٹ نہیں ہوگی ۔

**جناب قائم مقام چیئرمین :** شکریہ ! اعجاز جتوئی صاحب ۔

**جناب اعجاز علی خان جتوئی :** پوائنٹ آف آرڈر ۔ وزیر داخلہ نے جن کی میں بڑی عزت کرتا ہوں اس دن بھی یہی کہا تھا کہ ایک واقعہ ہوگیا تو ہمیں بھول جانا چاہیئے ۔ میں نے صرف یہ عرض کیا تھا کہ جناب اگر ہمارے ساتھ یہ ہوسکتا ہے تو سندھ میں جو پولیس زیادتیاں کر رہی ہے ، فرنٹیئر کانسٹیبلری جو زیادتیاں کر رہی ہے جو پنجاب رینجرز سندھ کو کالونی بنا کر زیادتیاں کر رہی ہے اس طرح سے ہم نے ذکر کیا تھا کہ جب عام آدمی وہاں پہنچتا ہے تو اس کے ساتھ انسانوں والا سلوک بھی نہیں ہوتا ہے ہم لوگ جب کارڈ دکھاتے ہیں تو ہمارے ساتھ یہ حشر ہوتا ہے تو جو عام آدمی ہے اس کا کیا حشر ہوگا میں نے صرف یہ ذکر کیا تھا کہ آپ نے وہاں جو حالات پیدا کئے ہیں وہ اچھے نہیں ہیں ۔ جب ہم بار بار شکایت کرتے ہیں تو آپ یہ کہہ کر کہ

[Mr. Aijaz Ali Khan Jatoi]

ایک دفعہ ہو گیا ہم معذرت خواہ ہیں وہاں عوام جس مصیبت اور آزار میں ہیں اس کو آپ سامنے رکھیں کیونکہ وہاں میرے ساتھ یہ سلوک ہوا یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے لیکن وہاں ہر روز روڈ بند کر کے جو تلاشی لی جاتی ہے عورتوں تک کی تلاشی لی جاتی ہے میں آپ کو کیا بتاؤں آپ جائیں دیکھیں وہاں جاکر۔ آپ نے سندھ کے جو حالات study کئے ہیں وہ اچھے نہیں ہیں۔ ہم جب یہاں چلاتے ہیں بار بار آپ کو بولتے ہیں کہ سندھ کے حالات اچھے نہیں ہیں۔ آپ کی پولیس وہاں زیادتیاں کرتی ہے۔ آپ کی پولیس وہاں لوگوں کو روکتی ہے۔ ٹھیک ہے میں کہتا ہوں کوئی criminals ہوں کسی پر شک ہو اس کو آپ روکیں لیکن یہ کہ ہر آدمی کو روک کر اگر آپ تلاشی لیں گے تو وہ تو آپ کے خلاف باتیں کریگا۔

جناب قائم مقام چیئرمین : شکریہ !

جناب نسیم احمد آہیر : جناب اس سلسلے میں، میں اتنی گزارش کروں گا کہ وہاں جتنی بھی Para-military forces یا Army موجود ہے وہ صوبائی حکومت کی درخواست پر ہے۔ یہ فوج کا یا پیرا ملٹری فورسز کا قطعاً کام نہیں ہے کہ وہ اس قسم کی ڈیوٹی اتنے لمبے عرصے کے لئے وہاں سرانجام دیں جس قسم کا ہم نے وہاں کام کیا اگر صوبائی حکومت آج مرکزی حکومت کو لکھ کر دے دے کہ ہمیں ان کی ضرورت نہیں ہے ہم ان کو واپس لینے کے لئے تیار ہیں۔ وہاں اس وقت جو صورت حال ہے وہ یہ ہے۔ مجھے ماسوائے چند سیاسی آدمیوں کے جب بھی عام آدمی سے ملنے کا اتفاق ہوا ہے وہ تو بیچارا ان ڈکیتیوں سے، غنڈہ گردی سے جو وہاں کے مقامی غنڈے یا وہاں کے مقامی مجرم کرتے ہیں بہت تنگ ہے۔

یہ فورسز تو ان مظلوموں کی حمایت میں وہاں گئی ہوئی ہیں۔ اگر سندھ کی حکومت اور سندھ کے نمائندے ہمیں یہ کہہ دیں کہ ہم ان کو واپس لے لیں تو ہم ایسا ہی کریں گے کیونکہ فوج تو خود وہاں سے واپس آنا چاہتی ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین : شکریہ ۔ جناب طارق چوہدری صاحب آپ فرمائیں۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی : صرف ایک منٹ میں عرض کروں گا جناب بات ٹھیک ہے کہ وہاں ایک لاکھ فورس لگائی ہے اس کا کبھی حساب بھی کیا ہے۔ کتنے ڈاکو انہوں نے مارے ہیں۔ ابھی تک تین سال میں ایک بھی مجرم پیرا ملٹری فورسز اور فوج نے نہیں پکڑا۔ یہ بات کہتا اور justification دینا کہ ہم وہاں پر نہیں رکھنا چاہتے ........

جناب قائم مقام چیئرمین : جناب طارق چوہدری صاحب موشن موو کریں۔

جناب محمد طارق چوہدری: جناب چیئرمین ! میں ذاتی طور پر وزیر داخلہ کا انتہائی شکر گزار ہوں۔ انہوں نے بڑی فراخدلی سے کام لیتے ہوئے بہت سی اچھی باتیں کہی ہیں لیکن یہ جو میری تحریک ہے وہ تحریک التواء نہیں ہے یہ تحریک استحقاق ہے۔ اس لئے اس پر بحث کا تو کوئی سوال نہیں ہے۔ صحافی جو ہیں وہ ہمارے اس ایوان کا ایک لازمی حصہ ہیں بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان میں بیٹھے ہوئے سیاست کاروں کے لئے وہ بالکل ایک پارس کی سی حیثیت رکھتے ہیں ان کو چمکا کر سونا بناتے ہیں اگر ان کے ساتھ ہمارا یہ سلوک ہوگا، ہمارا یہ رویہ ہوگا تو یہ نامناسب ہے۔ اب جب وزیر داخلہ کو اس بارے میں کوئی اعتراض نہیں ہے تو میں یہ چاہوں گا کہ اس کو admit کرلیا جائے اور اس کے اوپر بحث جو ہے وہ کمیٹی کے اندر ہوگی۔ اور

[Mr. Muhammad Tariq Chaudhry]

کمیٹی کے اندر جو بحث ہوگی وہ خفیہ ہوگی وہاں پر وہ دو تین چار نام بھی سامنے آ جائیں گے جو بد سلوکی کرتے ہیں اور بدسلوکی کے مرتکب ہوتے ہیں۔آپ ان صحافیوں کو بھی جن کے ساتھ بدسلوکی ہوئی ہے۔ وہاں بٹھا لیں اور آرام کے ساتھ ہمارا مسئلہ سلجھ جائے گا اور آئندہ کے لئے یہ لوگ بھی محتاط ہو جائیں گے۔میں تو یہ سمجھتا ہوں یہ مناسب رہے گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین : کچھ معاملات رولز ریگولیشنز کے بھی ہوتے ہیں۔ہاؤس کو بھی کچھ اپنا ڈسپلن رولز ریگولیشنز کے مطابق چلانا ہوتا ہے۔ آپ کے اور منسٹر کے درمیان جو معاملات ہیں وہ اگر آپس میں طے ہوجائیں تو بہتر ہے ورنہ تو مجھے پھر اپنے رولز کے حساب سے decision لینا پڑیگا۔ اس وقت میں نہیں کہہ سکتا پھر پوزیشن کیا ہوگی انہوں نے تو کہہ دیا ہے کہ آپ چیمبر میں مل لیں۔کوئی specific نام آپ بتاتے ہیں تو ان کے خلاف action لینے کو وہ تیار ہیں ۔

ملک نسیم احمد آہیر : جناب میں یہ بھی کرنے کو تیار ہوں کہ جناب طارق چوہدری صاحب تشریف لے آئیں۔میں یہاں جو سکیورٹی انچارج ہے اس کو بھی بلا لونگا۔اخباری نمائندے بھی آجائیں گے ہم بیٹھ کر اس مسئلے کو ٹھیک طریقے سے طے کر لینگے۔

جناب قائم مقام چیئرمین : شکریہ طارق صاحب۔

جناب محمد طارق چوہدری : ٹھیک ہے مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن وزیر کے اتفاق کے باوجود آپ کی یہ جو (رول آؤٹ) کرنے کی دھمکی ...

جناب قائم مقام چیئرمین : میں نے دھمکی تو آپ کو نہیں دی۔

I have never said this but according to the rules not pressed; Thank you.

اچھا اعجاز صاحب آپ کو عرض کر دوں کہ جائنٹ سیکریٹری صاحب گیٹ سے ہو کر آئے ہیں - گیٹ بھی کھلے ہوئے ہیں اس وقت وہاں کوئی آدمی نہیں ہے جس کے پاس 'پاس' ہو یا اسے entry سے روکا گیا ہو۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی : ساری آپ کی پولیس کھڑی ہے سیکورٹی ڈی ایس پی اور ایس پی وغیرہ۔

ADJOURNMENT MOTIONS

جناب قائم مقام چیئرمین : محمد طارق چوہدری صاحب نمبر ۲۴ -

جناب محمد طارق چوہدری : جناب چیئرمین میں نے اپنی ایک تحریک التوا آؤٹ آف ٹرن لینے کے لئے استدعا کی ہے تو یہ بھی اگرچہ میری ہے لیکن براہ کرم آپ وہ لے لیں جو میں نے آؤٹ آف ٹرن لینے کے لئے دی ہے -

جناب قائم مقام چیئرمین : جیسے بھی sense of the House ہو مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے -

جناب محمد طارق چوہدری : میرے پاس موشن موجود ہے میں جناب خود اپنی موشن کے بدلے اس کو لینا چاہ رہا ہوں اور یہ محمد خان جونیجو اور حامد ناصر چٹھہ کے بارے میں ہے

جناب قائم مقام چیئرمین : آؤٹ آف ٹرن پروفیسر خورشید احمد صاحب کی بھی ہے اور جناب اعجاز علی جتوئی صاحب نے بھی دی ہے تو آپ کی ویسے ہی لے لیتے ہیں - جی ڈاکٹر صاحب -

ڈاکٹر محبوب الحق : یہ ایڈجرنمنٹ موشن خاصے عرصے سے پینڈنگ ہے میں کئی دفعہ اس کے لئے حاضر ہوا ہوں یہ بڑی جلدی ڈسپوز آف ہو جائے گی۔

جناب محمد طارق چوہدری : اس کی باری اس کے بعد آجائے گی۔

ڈاکٹر محبوب الحق : یہ دو منٹ کی بات ہے یہ اگر لے لیں۔

جناب محمد طارق چوہدری : ڈاکٹر صاحب وہ ایک منٹ میں چلی جائے گی اس کو آپ لے لیں یہ چونکہ ہم نے آؤٹ آف ٹرن لی ہے۔

ڈاکٹر محبوب الحق : نہیں جناب چیئرمین یہی اگر ڈسپوز آف کرلیں۔۔۔

جناب محمد طارق چوہدری : میں اس کو چھوڑ رہا ہوں بس۔

جناب قائم مقام چیئرمین : چھوڑ دیا طارق صاحب ؟

جناب محمد طارق چوہدری : جی ہاں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : چلیں پھر پروفیسر صاحب ۔

جناب محمد طارق چوہدری : میری آؤٹ آف ٹرن تحریک حامد ناصر صاحب کے بارے میں ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین : آپ کی خوشاب کے بارے میں ہے۔ پروفیسر صاحب کی بھی۔

پروفیسر خورشید احمد : میری بھی ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین : اعجاز علی جتوئی صاحب کی ہے۔ باری باری آپ انہیں پڑھ دیجیے۔ پروفیسر صاحب آپ پڑھیں۔

## (i) RE : ATTACK ON EX-PRIME MINISTER AND SPEAKER NEAR KHUSHAB

پروفیسر خورشید احمد: پہلے تو میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے کم از کم اسے پیش کرنے کا موقع دیا۔

جناب والا! آج کے اخبار روزنامہ "جنگ"، راولپنڈی میں یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ وزیر اعلیٰ پنجاب، دو وفاقی وزراء ایک صوبائی وزیر حملے میں ملوث ہیں۔ یہ حملہ خوشاب میں سابق وزیر اعظم پاکستان جناب محمد خان جونیجو پر کیا گیا۔ اس حملے میں چونکہ دو وفاقی وزراء کے ملوث ہونے کا شبہ ظاہر کیا گیا ہے، اس لئے اس مسئلے پر سینٹ کے اجلاس کی کارروائی روک کر بحث کی جائے۔ یہ مسئلہ نہایت ہی اہمیت کا حامل ہے جس سے پاکستان کے عوام میں سخت بے چینی پائی جاتی ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ! میرے خیال میں، پہلے سب پڑھ لیں پھر پروفیسر صاحب، آپ اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں۔ جناب طارق صاحب۔

جناب محمد طارق چوہدری: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ قومی اہمیت کے حامل، اس قومی مسئلہ کو فوری طور پر زیر بحث لایا جائے کہ قومی اسمبلی کے اسپیکر مسٹر حامد ناصر چٹھہ اور سابق وزیر اعظم محمد خان جونیجو پر اس وقت حملہ کر دیا جب وہ براستہ چکوال، خوشاب جلسوں سے خطاب کرتے ہوئے سرگودھا جا رہے تھے، سیاسی معاملات میں اختلاف کی وجہ سے متشددانہ کارروائی ملک کی صورت حال کو دانستہ خراب کرنے کا عمل ہے اور اس کی شدت اس وقت اور بھی بڑھ جاتی ہے جب یہ ملک کی نمبر دو شخصیت کے خلاف کی جا رہی ہو، جو پارلیمنٹ کا حصہ بھی ہے۔ اسپیکر قومی اسمبلی کی حفاظت کا مناسب بندوبست نہ ہونا اور ان کے اوپر قاتلانہ حملہ کیا جانا، انتہائی سنگین نوعیت کا فوری توجہ طلب مسئلہ ہے۔ لہٰذا اس پر ایوان میں بحث کی جائے۔

جناب قائم مقام چیئرمین : شکریہ ، اعجاز علی جتوئی صاحب ۔

**Mr. Aijaz Ali Khan Jatoi** : "I beg to move that the House do adjourn now to discuss the matter of public importance and of current occurrence as reported in daily 'Jang' regarding attack on the Ex-Prime Minister, Mr. Muhammad Khan Junejo in Khushab on his way to Sargodha on September 16, 1988."

نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی : میں نے بھی اس مسئلے پر تحریک دی تھی ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : نواب صاحب ، آپ کی تحریک تو ابھی میرے پاس نہیں پہنچی ہے ، ........ اچھا ، یہ جائنٹ ہے ، آپ بھی پڑھ دیجئے

**Nawabzada Jehangir Shah Jogezai** : "I beg to move that the House do adjourn now to discuss the matter of the most public importance and of recent occurrence as reported in the daily 'Jang' regarding attack on the Ex-Prime Minister, Mr. Muhammad Khan Junejo in Khushab on 16th September, 1988."

جناب قائم مقام چیئرمین : شکریہ جی ، نسیم آہیر صاحب ،

ملک نسیم احمد آہیر : جناب والا ! مجھے ذاتی طور پر اس واقعہ پر انتہائی رنج ہے ، خوشاب میرا شہر ہے اور میرا تعلق اسی شہر سے ہے میں اسی حلقۂ انتخاب سے اور اسی شہر سے منتخب ہو کر یہاں پہنچا ہوں ۔ میرے لئے یہ بذات خود بڑے دکھ کی بات ہے کہ میرے اس شہر میں جس سے میرا تعلق بہت گہرا ہے ، وہاں ایک ایسا واقعہ ہوا ہے ، اس کی میں نے سابق وزیر اعظم سے اور ان کے ساتھیوں سے اخباری طور پر بھی معذرت کی ہے ۔ میں ذاتی طور پر اس قسم کے غیر جمہوری رویہ کو نہ صرف ناپسند کرتا ہوں ، بلکہ اس کے خلاف پوری نفرت کا اظہار کرتا ہوں ۔

میں آج اس لئے اس موشن کو اپوز نہیں کر رہا کہ جب خوشاب کا نام آئے گا تو یقیناً اس کے ساتھ میرا نام آئے گا اور جب

انہوں نے خود بھی کہہ دیا ہے کہ دو وفاقی وزیر ملوث ہیں۔ ایک تو میں ہو سکتا ہوں۔۔۔؟ دوسرے کا مجھے علم نہیں ہے کہ کون سے وفاقی وزیر کی وہ بات کر رہے ہیں۔ میں اس موشن کو اپوز نہیں کرتا میں نے آج صدر مملکت سے بھی خود بات کی، میں بہت خوش ہوں کہ انہوں نے اس کی انکوائری کا آرڈر کر دیا ہے اور میں نے ان سے گذارش کی ہے کہ جو بھی اس کی findings ہوں ان کو قوم کے سامنے لایا جائے اور جو بھی مجرم ہے اس کے ساتھ کوئی رعایت نہ کی جائے۔ میں آج اس معزز ایوان کے فلور پر کھڑے ہو کر یہ بات کہتا ہوں کہ اگر کسی طریقے سے بھی میرا remotest link بھی ثابت ہو گیا تو میں نہ صرف حکومت سے نکل جاؤں گا بلکہ ہمیشہ کے لئے سیاست کو بھی خیر باد کہہ دوں گا۔

میں اس کو اپوز نہیں کرتا، معزز ہاؤس اس کو ایڈمٹ کرے اور جس طریقے سے آپ اپنی تشفی کرنا چاہیں کریں، یہاں سے ممبران کو بھیجنا چاہیں، بھیجیں، اور اپنی تسلی خود کر لیں۔ اگر مجھ پر الزام کہیں دور سے بھی آئے گا تو میں اس کی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے جوبات میں نے اس فلور آف دی ہاؤس پر کی ہے۔ اس پر مجھے آپ عملدرآمد کرتے ہوئے دیکھیں گے۔

نظریات کا اختلاف یا اختلاف رائے جو ہے یہ جمہوریت کی روح ہوتی ہے، میں جناب محمد خان جونیجو کی کابینہ کا رکن رہا ہوں، مجھے ان کا ذاتی طور پر احترام ہے، لیکن بہت سے معاملات پر بطور وزیر وفاقی کابینہ کے بھی، میرا ان سے اختلاف رہا ہے اور رہے گا لیکن جہاں تک ان کی ذات کا تعلق ہے، مجھے ان کا بڑا احترام ہے اور میں سیاسی اختلافات کو ذاتی اختلافات کا رنگ دینے کا قائل نہیں ہوں۔ میں نے یہ وضاحت آپ کے سامنے کر دی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ حضرات اس سلسلے

میں میری مدد فرمائیں گے، چونکہ ......

جناب محمد ابراہیم بلوچ : پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام چیئرمین : آہیر صاحب، ابراہیم صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

جناب محمد ابراہیم بلوچ : میں جناب آہیر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان کو سابق وزیر اعظم سے کس قسم کے اختلافات تھے۔

جناب نسیم آہیر احمد : جناب! میرا خیال ہے کہ یہ کابینہ کے رکن تھے، ان کو پتہ تھا کہ میرا کن کن معاملات پر اختلاف ہوا کرتا تھا۔

جناب قائم مقام چیئرمین : شکریہ! پروفیسر صاحب، آپ اظہار خیال فرمائیں۔

جناب محمد ابراہیم بلوچ : میں یہ کہتا ہوں کہ آپ سب کو بتائیں، اس وقت تو کوئی اختلاف نہیں تھا۔

(مداخلت)

ایک معزز رکن : یہ ایڈمٹ ہو گئی ہے۔ کیوں کہ انہوں نے اپوز نہیں کیا۔ اب بحث کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین : آپ تشریف رکھیں، ان کو بولنے دیں، اس میں legal complications ہیں، میں پروفیسر صاحب سے عرض کرونگا کہ the inquiries have already been ordered by the President. Then, we will wait till the inquiries report comes.

**Mr. Muhammad Ali Khan :** Point of Order. Sir, we should be permitted to discuss it here.

جناب قائم مقام چیئرمین : اس سلسلے میں میری گزارش یہ ہے کہ جو movers ہیں وہ اس پر بولیں اور پھر اسے ڈیفر کرتے ہیں۔ انکوائری

رپورٹ کے آنے تک کیونکہ انہوں نے oppose تو کیا نہیں۔

جناب محمد طارق چوہدری : پوائنٹ آف آرڈر،

پروفیسر خورشید احمد : جناب والا! اس میں دو چیزیں ہیں، یا تو آپ اسے ایڈمٹ کیجیئے یا ہمیں یہ موقع دیجیئے کہ ہم اس پر اپنے خیالات کا اظہار کر سکیں یہ اس ایوان کی روایت رہی ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین : رولز کو سامنے رکھتے ہوئے۔

I cannot admit it at this stage now.

ویسے بھی یہ subjudice ہے،

because an inquiry has already been ordered by the President.

جناب محمد طارق چوہدری : جناب چیئرمین! آپ پھر رولز کی بات کریں، اس لئے کہ صدر نے جو انکوائری آرڈر دیا ہے وہ کوئی ہائی کورٹ انکوائری نہیں ہو رہی ہے، یہ ابھی ان کا آرڈر ہے، ابھی اس پر implementation نہیں ہوئی ہے، ہماری جو موشنز ہیں یہ اس سے پہلے کی ہیں اور وزیر صاحب نے بھی مخالفت نہیں کی ہے۔ اگر آپ نے اسی طرح چلنا ہے تو اسی طرح ہاؤس کو چلائیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین : اچھا پروفیسر صاحب، آپ ارشاد فرمائیں۔

پروفیسر خورشید احمد : اب اگر جناب چیئرمین کو اس کے ایڈمٹ کرنے میں کوئی تردد ہے تو یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم یہ ثابت کریں کہ اس کو ایڈمٹ ہونا چاہیئے۔

جناب والا! سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم اس وقت ایک عبوری دور سے گزر رہے ہیں، جس میں کیئرٹیکر حکومتیں، مرکز اور صوبوں میں، ہیں، ملک میں ایمرجنسی ہے، اور ایمرجنسی کی بنا پر

[Prof. Khurshid Ahmed]

مرکزی حکومت کی یہ ذمہ داری ہے کہ مرکز اور صوبوں، دونوں میں حالات کو قابو میں رکھے اور ایسے پرامن حالات رکھے، جن میں کہ انتخابات ہو سکیں۔ جمہوری ادارے وجود میں آ سکیں اور جو خلا پیدا ہو گیا ہے، اسمبلیوں کے ٹوٹنے اور ہماری نگاہ میں غلط طور پر ٹوٹنے سے، غیر قانونی طور پر ٹوٹنے سے، اسے پورا کیا جا سکے۔

ان غیر معمولی حالات کے اندر سب کی توجہ اور سب کی ذمہ داری یہ ہے کہ حالات کو تصادم سے بچایا جائے، ضروری سیاسی آزادیاں حاصل ہوں، لوگوں کے سامنے ہر فرد، ہر جماعت اپنے نقطۂ نظر کو دلائل کے ساتھ پیش کرے اور اس کے بعد عوام، جس پر اعتماد کا اظہار کرے، وہ زمام اقتدار سنبھالیں لیکن یہ عجیب بات ہے کہ ایک طرف ہمیں شرافت کا درس دیا جاتا ہے کہ ہم نے شرافت کی سیاست کی روایت قائم کی ہے اور دوسری طرف عمل یہ ہے کہ اگر جلسہ کیا جاتا ہے تو بسیں روکی جاتیں ہیں، بجلیاں کاٹی جاتی ہیں، سرکاری تبادلے کئے جاتے ہیں، سرکاری اثر و رسوخ استعمال کیا جاتا ہے، سرکاری اہتمام میں، جب سرکاری لوگ جلسہ کرتے ہیں تو اس کے لئے پبلک ٹرانسپورٹ استعمال کی جاتی ہے، سرکاری ذرائع کو استعمال کیا جاتا ہے اور اب بات یہاں تک پہنچ گئی کہ سابق وزیراعظم اپنی انتخابی مہم کے سلسلے میں اگر سفر کرتے ہیں تو ان پر تشدد کیا جاتا ہے۔

سیاست میں تشدد کا استعمال فی نفسہ غلط ہے، لیکن اگر یہ حالات ہیں تو اس کے معنی یہ ہیں کہ اگر اس کو چیک نہ کیا گیا اور اس ایوان نے اس کا بروقت نوٹس نہ لیا اور رائے عامہ کو اس معاملے میں پورے طور پر بیدار نہ کیا گیا تو پھر اس ملک میں کوئی آمرانہ ناچ ناچا جائے گا۔ اس process کو تباہ کر دیا جائے گا، اس لئے یہ بات

بے حد ضروری ہے کہ پہلے موقع کے اوپر آج جو جمہوری ادارہ موجود ہے اس دستور کے تحفظ کے لئے تو وہ یہ سینٹ ہے وہ اس کا نوٹس لے۔ میں یہ بات اس لئے کہہ رہا ہوں کہ اس وقت سابق وزیراعظم جناب محمد خان جونیجو صاحب اور ان کے جلوس کے اوپر حملہ، صرف ان کی ذات پر حملہ نہیں ہے بلکہ جمہوریت پر حملہ ہے۔ ہونے والے انتخابات پر حملہ ہے۔ ہمیں ان سے سیاسی اختلاف ہو سکتا ہے اور رہا ہے اور جمہوریت کی روح ہی اختلاف ہے لیکن یہ ہمارا اور ہم سے ہر ایک کا فرض ہے کہ اس بات کو روکیں کہ آج محمد خان جونیجو صاحب اپوزیشن میں ہیں تو حکومت اور حکومت کی مشینری یا حکومت کے ایسے افراد جو قانون کو اپنے ہاتھ میں لیتے ہیں ان کے ساتھ جو چاہے سلوک کریں۔

جناب والا! تاریخ اپنے آپ کو دہراتی رہتی ہے۔ یہاں جس نے قانون کو اپنے ہاتھ میں لیا ہے، جس نے یہ سمجھا ہے کہ اس کی کرسی بڑی مضبوط ہے، وہ کرسی ضرور ٹوٹی، وہ اقتدار ضرور ختم ہوا۔ لیکن یہ بے حد ضروری ہے کہ اس امر کا نوٹس لیا جائے۔ رہی یہ بات کہ یہ ایک فوری واقعہ ہے، قومی اہمیت کا حامل واقعہ ہے۔ ایک متعین واقعہ ہے، اس کا تعلق امن و امان سے ہے، سیاسی عمل سے ہے، آنے والے انتخابات سے ہے۔ اور ان انتخابات کا انعقاد فیڈرل گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے۔ اس کے لئے فضا کو سازگار رکھنا فیڈرل گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے۔ میں نے اپنی تحریک کے اندر اخبارات میں جو خبر آئی ہے اس کو پیش کیا ہے۔ اور اس میں تین وزراء کے ملوث ہونے کا ذکر کیا ہے۔ یہ ایک الزام ہے جب تک ثابت نہ ہو جائے لیکن یہ بھی ضروری ہے کہ جب پریس میں ایسی باتیں آئی ہیں تو پھر اس پر گفتگو ہو، بحث ہو، اور پھر صحیح طریقے سے انکوائری ہو۔ میں سمجھتا ہوں کہ جناب آہیر صاحب نے بڑی اچھی مثال قائم کی ہے کہ انہوں نے کہا

[Prof. Khurshid Ahmed]

ہے کہ میں اپنے آپ کو اس انکوائری کے لئے پیش کرتا ہوں اور اگر فی الحقیقت میں ملوث ہوں تو میں اس کی سیاسی قیمت دینے کے لئے تیار ہوں یہی رویہ ہم میں سے سب کا ہونا چاہیئے اور اس بنا پر میں سمجھتا ہوں جناب والا! کہ رولز میں کوئی چیز بھی ایسی نہیں ہے کہ جس کی بنا پر اسے ایک فوری مسئلہ اور تحریک التواء کے لئے ایک مناسب اور معقول موضوع نہ سمجھا جائے۔ جو بات کہی جا سکتی تھی وہ یہی صوبائی اور مرکزی ہے لیکن میں اسی بات کو بار بار عرض کر رہا ہوں کہ یہ واقعہ جس پسِ منظر میں ہوا ہے وہ پوری قومی سیاست سے متعلق ہے۔ اس کا تعلق فیڈرل نظام سے بھی ہے۔ اس کا تعلق ہونے والے انتخابات سے بھی ہے جو فیڈرل گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے اور ایمرجنسی کی بنا پر آج جو پہلے فرق تھا فیڈریشن اور صوبے کی ذمہ داریوں میں وہ باقی نہیں رہا۔ اس بنا پر یہ بات ضروری ہے کہ اس ایوان میں اس پر کھل کر بحث ہو اور یہی بحث دراصل safety valve کا کام کرے گی۔

اس ملک میں جمہوریت کو فروغ دینے کے لئے یہ خطرات آج منڈلا رہے ہیں اور جن کی بنا پر آنے والے انتخابات متاثر ہو سکتے ہیں۔ خدارا اس کی پیش بندی کیجئے اور وہ اسی طرح ممکن ہے کہ اس معاملے میں جو سازش ہو، جو کوشش بھی ہو، خواہ وہ کسی طرف سے بھی ہو، ضروری نہیں ہے کہ حکومت کی طرف سے ہو یہ اور اطراف سے بھی ہو سکتی ہے لیکن اس کو روکنا، اس کی راہ میں بند باندھنا، یہ ہماری ذمہ داری ہے، اس لئے میں آپ سے درخواست کروں گا کہ اس پر بحث کا موقع دیں۔ شکریہ!

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ! جناب طارق چوہدری صاحب۔

جناب محمد طارق چوہدری: جناب چیئرمین! قواعد وضوابط کے

بارے میں جو کچھ پروفیسر خورشید صاحب نے فرمایا ہے اس پر کوئی اضافہ نہیں کیا جا سکتا ہے۔ اس ایڈجرنمنٹ موشن میں، میرا تھوڑا سا زاویہ نگاہ ان سے مختلف ہے۔ میں نے یہ کہا ہے کہ قومی اسمبلی کے اسپیکر مسٹر حامد ناصر چٹھہ اور سابق وزیر اعظم محمد خان جونیجو پر خوشاب میں کچھ لوگوں نے حملہ کیا جب وہ براستہ چکوال، خوشاب میں ایک جلسے سے خطاب کرنے کے لئے سرگودھا جا رہے تھے۔ اس پہ میں نے تحریک التواء دی ہے حالانکہ یہ براہ راست تحریکِ استحقاق بھی بنتی ہے۔اور اس کو استحقاق کمیٹی کے سپرد بھی کیا جا سکتا ہے تاکہ ایک انکوائری کمیٹی بن جائے جو اس کی انکوائری کر سکے۔ اس طرح نسیم آہیر صاحب کی جو پیشکش ہے اس کو بھی قبول کیا جا سکتا ہے۔ چونکہ حامد ناصر چٹھہ صاحب پارلیمنٹ کا حصّہ ہیں۔ہمارا جب مشترکہ اجلاس ہوتا ہے تو اس کو وہ chair کرتے ہیں۔ وہ پاکستان کے پروٹوکول کے حساب نمبر دو شخصیت ہیں۔ وہ مرکز کی پراپرٹی ہیں۔ ہر اعتبار سے ان کا تحفظ اور ان کی عزت و وقار کا خیال رکھنا پاکستان کی انتظامیہ کی ذمہ داری ہے۔ سرگودھا کی انتظامیہ نے اس کو ایک معمولی واقعہ قرار دیا ہے اور یہ نہایت معمولی واقعہ جو ضلع خوشاب میں ہوا ہے، ضلع خوشاب، جو پنجاب کا شاید سب سے چھوٹا ضلع ہے جہاں پر قومی اسمبلی کی صرف دو سیٹیں ہیں اور ان دو سیٹوں کے ضلع میں تین وزیر ہیں۔ اور ان میں ہمارے ملک کے وزیر داخلہ بھی موجود ہیں۔ آج صبح سے میں درجنوں لوگوں سے یہ بات سن چکا ہوں کہ اس میں وزیر داخلہ کا ہاتھ ہے حالانکہ میں اس جغرافیئے کو جانتا ہوں۔ میرا ہمیشہ وہاں سے گزر ہوتا ہے۔ وہ علاقہ جہاں پر یہ واقعہ ہوا ہے وہ نسیم آہیر صاحب کا علاقہ نہیں ہے۔ لیکن اس کے باوجود مرکزی حکومت کے اہم

[Mr. Muhammad Tariq Chaudhry]

ترین عہدیدار کی طرف سے دوسرے اہم ترین عہدیدار کے اوپر اس کا الزام عائد ہوتا ہے اور یہ واقعہ جہاں پر ہوا ہے وہاں پر دو صوبائی وزراء موجود ہیں۔ انکوائری کے لئے عطار کے لونڈے کی طرف رجوع کرنے کے لئے کہا گیا ہے۔ جو سبب بنے ہیں انہی کی طرف انکوائری کا رخ موڑ دیا گیا ہے۔ اگر ہم یعنی سینٹ کی کمیٹی اس کی انکوائری کرے گی تو وہ زیادہ بہتر ہوگا۔ اس میں صرف ناصر چٹھہ صاحب ہی نہیں بلکہ شاد محمد خان صاحب کے عظیم قائد بھی اس میں موجود تھے ان کے اوپر بھی حملہ ہوا ہے اور وہ ہمارے سابق وزیراعظم بھی ہیں۔ جیسے بھی وزیراعظم تھے لیکن وہ پاکستان کے وزیراعظم تھے۔ حکومت پاکستان کو، وزیر داخلہ کو، اس کے ایڈمٹ ہونے پہ کوئی اعتراض نہیں، استحقاق بھی یہ بن سکتا ہے آپ اس کو استحقاق کمیٹی کے سپرد بھی کر سکتے ہیں تو اس طرح میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ہر اعتبار سے ایڈمسیبل ہے اور اس کو آپ ایڈمٹ کریں۔

<u>جناب اعجاز علی خان جتوئی:</u> جناب چیئرمین! میں پروفیسر صاحب اور طارق صاحب کی تائید کرتے ہوئے یہ کہتا ہوں کہ political structure and process کے اوپر اس ملک میں چند شکایتیں رہی ہیں، جب کوئی حکومت میں ہوتا ہے تو اس وقت وہ اس کو نظر نہیں آتی۔ جب یہی لوگ power میں تھے تو میرے ان کے ساتھ differences تھے۔ جناب جونیجو صاحب کے ساتھ اور ہم لوگ ان کو یہی کہا کرتے تھے کہ کل آپ کو آخر کرسیاں چھوڑ کر عوام کے پاس جانا ہے اور کرسی صرف خدا کی قائم ہے کسی اور کی نہیں ہوتی۔ اگر وہ خدا کا ڈر رکھ کر جب حکمرانی کی کرسی پر بیٹھے اور کم از کم یہ چیزیں سامنے رکھتے تو آج یہ واقعات رونما نہ ہوتے۔ لیکن بات یہ ہے کہ یہاں

پر پروسیس wrong چلا ہوا ہے ۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ ایک سابق وزیراعظم اور ہمارے قومی اسمبلی کے معزز سپیکر گاڑی میں جاتے ہیں عوامی دورے پر، عوامی مہم پر، الیکشن پروسیس میں ان پہ attack ہوتا ہے۔

اب جناب اس سلسلے میں پہلے بھی یہی چیزیں ہوئی ہیں ۔ لوگوں کو ایک خدشہ ہے کہ یہ حالات مختلف صوبوں میں پیدا کئے جا رہے ہیں۔ کبھی فرنٹیئر میں بم بلاسٹ ہوتا ہے تو کبھی پنجاب میں سابق وزیراعظم کے اوپر attack ہوتا ہے اور کبھی سنتے ہیں کہ بے نظیر کے اوپر بھی حملہ ہونے والا ہے۔ اور اس کے اوپر گارڈ بٹھایا گیا ہے۔ کبھی سنتے ہیں کہ سندھ میں اتنے جھگڑے ethnic problems ہوتے ہیں تو ان سب چیزوں کو جناب عوام اس زاویہ سے دیکھتے ہیں کہ شاید یہ create کرائی جا رہی ہیں الیکشن کو ملتوی کرنے کے لئے۔ ہمیں امید ہے اور میں نے جناب غلام اسحاق خان صاحب سے یہ عرض بھی کی تھی کہ الیکشن اور پولیٹیکل پروسیس ہونا چاہیئے کسی بھی طرح کا، اسی میں اس ملک کی بہتری ہے۔ کافی لوگ یہ چاہتے ہیں اور یہاں پر ہم نے سنا تھا کہ کافی لوگ چاہتے ہیں کہ یہاں الیکشن نہیں ہونے چاہئیں ۔ الیکشنز ملتوی ہونے چاہئیں۔ یہاں مارشل لاء لگنا چاہیئے۔ میں سمجھ رہا ہوں کہ یہ مناسب نہیں ہے ۔ ان لوگوں کو سب چیزوں کو سامنے رکھتے ہوئے یہ دیکھنا چاہیئے کہ مارشل لاء کوئی اچھی چیز نہیں ہوتی ہے ۔ اس سلسلے میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ اس قسم کی چیزیں ہمیں investigate کرنی چاہئیں یہ حکومت پاکستان کا فرض ہے۔ یہ ہر سینیٹر کا فرض ہے کہ وہ صوبوں کے نظام میں دخل دے کر وہاں سیکورٹی مہیا کرے ۔ ان لوگوں کو جو کم از کم اس کے اہل ہیں۔ میں اس چیز کی تائید کرتا ہوں کہ ہمیں ایک سینٹ کی کمیٹی بنانی چاہیئے ۔ اس میں آپ

[Mr. Aijaz Ali Khan Jatoi]

بے شک ہائی کورٹ یا سپریم کورٹ کے کچھ ججز بھی رکھ دیں تاکہ یہ investigation ہو کہ آخر وہ لوگ تھے کون۔ جب کہ نسیم آہیر صاحب نے، میں ان کو مبارک باد دیتا ہوں۔ اس سلسلے میں یہ کہا کہ جی میں اگر ملوث پایا جاؤں تو میں استعفیٰ دے دونگا تو اس طرح ہمارے پنجاب کے چیف منسٹر یا وہ منسٹرز جن پر براہ راست الزام ہے، وہ صوبائی انتظامیہ کا معاملہ بھی ہے تو وہ بھی میں سمجھتا ہوں اس طرح کی پیش کش کریں کہ اگر ان پر الزام ثابت ہو جائے تو ان کو بھی چیف منسٹری سے اور سیاست سے بھی ریٹائر ہونا چاہیئے۔ پھر ان کو بھی continue کریں۔ اس سلسلے میں اپنی ایڈجرنمنٹ موشن کو پریس کرتے ہوئے عرض کروں گا کہ اسے ایڈمٹ کیا جائے۔

**جناب قائم مقام چیئرمین**: شکریہ! ابھی نماز کا وقت ہوگیا ہے۔ میرے خیال میں نماز کے بعد اس کو continue رکھتے ہیں۔ چھ بجکر پچاس منٹ پر دوبارہ ملیں گے۔

---

*[The House adjourned for prayers]*

*[The House re-assembled after interval with Mr. Acting Chairman (Syed Muhammad Fazal Agha) in the Chair].*

---

**جناب قائم مقام چیئرمین**: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جی جناب پروفیسر خورشید صاحب کیا آپ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

**پروفیسر خورشید احمد**: جی ہاں پوائنٹ آف آرڈر جناب والا! پورے ادب سے گذارش ہے کہ نماز کے سلسلے میں آپ کو ذرا تھوڑی سی احتیاط کی ضرورت ہے۔ آج بیشتر افراد کی پہلی جماعت miss ہوئی اور دوبارہ جماعت

کرانا پڑی - آپ کے پاس وقت نامہ ہونا چاہیئے کہ نماز کس وقت ہوگی اور کم از کم ۵ منٹ پہلے آپ ایوان کو برخاست کر دیا کریں تاکہ ہم لوگ وقت پہ وہاں پہنچ سکیں -

جناب قائم مقام چیئرمین : شکریہ ! پروفیسر صاحب میں نے نوٹ کر لیا ہے اور آپ بالکل صحیح فرماتے ہیں - اس وقت مجبوری ہوگئی تھی جتوئی صاحب بول رہے تھے - اس لئے رکنا مشکل ہوگیا تھا -

Nawabzada Jehangir Shah Jogezai

**Mr. Muhammad Ali Khan :** May I, Sir ?

**Mr. Acting Chairman :** The mover will speak first then you..........

**Mr. Muhammad Ali Khan :** No Sir, I just want to bring one thing to your kind notice.

کہ اذان سننے کا یہاں بندوبست ہونا چاہیئے تاکہ اس وقت آپ اس کو ایڈجرن کر دیا کریں -

[ سیکرٹریٹ سٹاف سے مخاطب ہوکر ]

جناب قائم مقام چیئرمین : ٹھیک ہے خان صاحب نوٹ کر لیں کہ آئندہ اذان یہاں سننے کا بندوبست کرا دیں - تاکہ جہاں اور جس جگہ پر جو آدمی ہو وہ break کر دیا کرے جناب نواب زادہ صاحب -

نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی : اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم - بسم اللہ الرحمٰن الرحیم جناب چیئرمین صاحب ! میں اس قرارداد کو کسی اور زاویئے سے دیکھتا ہوں - پروفیسر صاحب نے اور دیگر ممبران نے رولز کے مطابق اس کے جواز کے متعلق بڑی مدلل تقاریر کی ہیں - میں اس کو دوسرے زاویئے سے دیکھنا چاہتا ہوں - ہماری پہچان ایک سپاہی کی پہچان ، ایک کسان

[Nawabzada Jehangir Shah Jogezai]

کی پہچان ، ایک عاصہ دار کی پہچان اس ملک سے ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ استحقاق اس ملک کا ہے۔ اس قوم کا ہے۔ ایک فرد کا نہیں ہے۔ یہ حکومت کا نہیں ہے۔ ہم سب اس ملک کے لئے ہیں اگر اس ملک کو آپ ایک جسم سمجھیں تو یہ قوم اور اس کی ذمہ داریاں ایک خون کی طرح ہیں۔ اگر کوئی شخص اس کے جسم میں خلل پیدا کرے اور خون کو ٹھہرا دے تو یقیناً وہ جسم مردہ ہو جاتا ہے اس میں طاقت نہیں رہتی ۔ ہمارا ملک پاکستان ، کسی تلوار یا بندوق کی گولی کے زور سے فتح نہیں ہوا بلکہ یہ ملک مشترکہ جدوجہد اور جمہور کے تعاون سے حاصل ہوا۔ جس سے ہم نے یہ ملک چھینا تھا وہ انگریز طاقتور تھا۔ لیکن اس نے تو ہمارے ساتھ اسی طرح سے دھاندلی نہیں کی۔ مجھے افسوس ہے کہ ہم اپنے ملک کے ساتھ ایسا سلوک کرتے ہیں جو دشمن بھی نہیں کرتا۔

بار بار حکومت ان لوگوں کے سپرد ہوتی رہی ہے جو اس قابل نہیں تھے ۔ جن میں نہ علم تھا نہ حلم تھا نہ اخلاق تھا ۔ اور ہم اس تجربے کے بعد پھر اگر اپنے ملک کی باگ ڈور ان لوگوں کے سپرد کریں جن کا دھاندلی رشوت اور ٹونڈے بازی پر انحصار ہو اور وہ پھر اس کرسی پر بیٹھیں تو اس کا نتیجہ کیا ہو گا ہم کو پھر مارشل لاء کی طرف رجوع کرنا پڑے گا ۔ جس ملک کا کوئی آئین نہ ہو جس ملک کے قانون کی دھجیاں اڑادی جائیں اس ملک کے باقی رہنے کا کوئی جواز نہیں رہتا ۔ وہ ملک قائم رہ نہیں سکتا ۔

تاریخ کے یہ تین سال ایسے تھے کہ اس عرصے میں بڑے بڑے جلوس نکالے گئے جو بھی آیا اس نے جلوس نکالا ۔ یہ تاثر دینے کے

لئے کہ ہمارے پاس طاقت ہے مگر کسی نے اس پر ایک کنکری بھی نہیں پھینکی۔ کوئٹہ میں ہم تھے۔ بے نظیر بھٹو کا ایک لمبا سا جلوس آیا۔ سرکار کی پولیس اس کے آگے آگے جارہی تھی مگر مجال ہے کسی نے کچھ کہا ہو۔ دوسری دفعہ مولانا فضل الرحمٰن کا جلوس آیا اس دن پریذیڈنٹ صاحب بھی تشریف رکھتے تھے۔ پرائم منسٹر بھی وہاں تھے۔ ہماری موٹریں جارہی تھیں۔ جلوس جا رہا تھا۔ موٹریں ہماری رک گئیں مگر جلوس میں کسی نے رخنہ اندازی نہیں کی۔ نہ اس کے لئے فوج بلائی گئی اور نہ ڈنڈا بردار پولیس بلائی گئی۔ اس کو جمہوریت کہتے ہیں۔ جو بھی اس میں ملوث ہو۔ چیف منسٹر سے لے کر تحصیلدار تک وہ سب suspend ہونے چاہئیں۔ تاکہ یہ پتہ لگ جائے کہ حکومت غیر جانبدار ہے کیونکہ ۲۹ مئی کے بعد جو حالات پیدا ہو گئے ہیں وہ ہمارے سامنے ہیں۔ آپ کو یاد ہوگا کہ میرے دو ساتھی جو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں ان کو پتہ ہے کہ چار دفعہ میں نے مسلم لیگ میں شامل ہونے سے انکار کیا۔ اس لئے انکار کرتا رہا کہ مسلم لیگ سرکار کے کاندھوں پر آئی تو وہ آپ کے ساتھ نہیں ٹھہرے گی۔ ہم ٹھہریں گے اور یہ لوگ سب بھاگ جائیں گے۔ ہم لوگوں کا کردار اس لئے تعمیر ہوا ہے کہ سرکار جہاں آگئی ہم اس طرف جھک گئے۔ اب ڈنڈا جس کے ہاتھ میں ہے لوگ ادھر جھک رہے ہیں۔ لوگ بے لوث ہوں اور حکومت غیر جانبدار ہو تو کس کو جرأت ہو سکتی ہے کہ وہ اتنا بڑا قدم اٹھائے کہ جلوس پر ڈنڈے برسائے۔ اور پھر اس شریف آدمی پر جو تین سال سے آپ کا وزیراعظم رہا۔ اس وقت آپ اس کے جلوس میں آگے پیچھے ہوتے تھے، آج اس پر ڈنڈے

[Nawabzada Jehangir Shah Jogezai]

برسا رہے ہیں۔ کل اس کے ساتھ تھے آج آپ نے اپنا رویہ تبدیل کر لیا ہے آپ کا ضمیر کہاں گیا۔ سیاست کا مقصد یہ ہے کہ لوگوں کے شعور کو بیدار کیا جائے ان کے ضمیر کو بیدار کیا جائے۔ ان میں وہ جذبہ پیدا کیا جائے کہ وہ قربانی دے سکیں۔ بھاگ نہ جائیں ہم لوگوں نے چالیس سالوں میں اس قوم کو بزدل بنا دیا ہے۔ ہم نے چالیس سال قبل یہ ملک بنایا تھا۔ کسی سے نہیں ڈرتے تھے۔ کسی لالچ میں نہیں پڑتے تھے۔ آج پیسے پیسے ٹکے کے لئے لوگ فروخت ہو رہے ہیں۔ صرف ایک ہوا چلی۔ پچھلے دنوں ہمیں لوگوں نے کہا کہ آپ کیا کرتے ہیں۔ آپ کیوں جونیجو کے ساتھ ہیں۔ فوج یہ نہیں چاہتی۔ میں نے کہا کہ ہماری سیاست کے ساتھ فوج کا کیا تعلق ہے۔ ہماری سیاست کے ساتھ صدر کا کیا تعلق ہے۔ ہمارا اپنا ضمیر ہے جس کا چاہیں ہم ساتھ دیں۔ پھر اس کے بعد فوج نے جس وقت اعلان کیا۔ خدا کی قسم میرے دل سے دعا نکلی کہ شاباش! اللہ تعالیٰ ان کو اس بات پر استقلال دے۔ اس کی سمجھ دے کہ جو کام تمہارا ہے اس کام کو احسن طریقے سے کرو۔ جو کام ہمارا ہے وہ ہم انشاء اللہ کریں گے۔ بہر حال مقابلہ قوم میں ہے لوگوں سے ہو گا۔ اچھے اچھے لوگوں سے ہو گا۔ اچھے اچھے پروگراموں سے ہو گا۔ اگر ہم نے قوم کو پروگرام نہیں دیا۔ ہم نے لوگوں کو دھوکا دیا اور اپنے لوگوں کا ساتھ نہ دیا تو پھر ہم سب کو لوگ پھینک دیں گے آپ کو پتہ ہے کہ چار ہزار روپے ٹن جو سریا ملتا تھا اب وہ بارہ ہزار روپے ٹن کیوں ہے۔ کس طرح سے ہے۔ اس کی کس نے تحقیقات کی۔ ایسا کیوں ہوا اس لئے کہ وہ لوگ حکومت، سیاست میں آنا چاہتے ہیں جن کے ہاتھ میں پیسہ ہے ڈنڈا ہے۔ آج میں حکومت سے یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ آج اس واقعہ میں ملوث

پائے جانے والوں کو معطل کر دیں تاکہ پتہ چلے کہ آپ واقعی شرافت کے الیکشن چاہتے ہیں اور شرافت کا نظام چاہتے ہیں۔ اور آپ یہاں ان لوگوں کو لانا چاہتے ہیں جن کو لوگ پسند کرتے ہیں۔ ہم ان لوگوں کو نہیں مانتے جو ڈنڈے کے زور سے آئیں۔ کسی کی شہہ پر آئیں۔ ہمارے نزدیک قابل قدر وہ لوگ ہیں جو اس قوم کے وفادار ہیں۔ جو اس قوم کے لئے سوچتے ہیں اور اپنے لئے نہیں سوچتے۔ جو اپنے آپ کو لیڈر سمجھتا ہے وہ ان حربوں سے اگر اس کرسی پر آجائے تو پھر اس ڈاکو کو ہم کیوں برا کہتے ہیں جو سندھ میں لوگوں کو اغوا کر کے پیسے لیتا ہے۔ وہ بھی یہی کام کرتا ہے آپ اس طرح کام کرتے ہیں اور وہ اس طرح کام کرتا ہے۔

میں ایک بات اس ایوان سے یہ کہوں گا کہ ہم نے قسم اٹھائی ہے، ہمیں قسم خور نہیں ہونا چاہیئے، ہم نے اس آئین کے تحفظ کی قسم اٹھائی اگر ہم نے اس آئین کے تقدس کو پامال کیا اور اس کے لئے ہم نے قربانی نہ دی تو جھوٹی قسموں کا بھی اللہ تعالیٰ حساب لیتا ہے۔ اور پھر ہم نے تو قوم کے لئے قسم اٹھائی ہے۔ ہم اس قوم کے وفادار ہیں۔ ہم تو اس قوم کے لئے اچھائی چاہتے ہیں۔ ہم کسی فریق کے لئے کسی آدمی کے لئے نہیں کہتے۔ جونیجو صاحب آئے انہوں نے تقریر کی۔ سنو نہ سنو، آؤ، مت آؤ، ووٹ دو مت دو۔ کون کہتا ہے کہ تم مجبور ہو اور خواہ مخواہ اس کو ووٹ دو۔ آپ جس کو چاہیں، اور سمجھیں کہ اس کا پروگرام اچھا ہے اس کو ووٹ دیں۔ اور یہ بھی دیکھیں کہ جن سابقہ لوگوں نے تمہارے ساتھ غلط کارروائیاں کی ہیں، تمہاری معیشت تباہ کی ہے ان کا بھی حساب لو۔ سیاست کے پلیٹ فارم پر تمام لوگوں کا کردار کھل جاتا ہے، اس کا اعمال نامہ کھل جاتا ہے۔ اس کی اچھی بری تمام باتیں سامنے آجاتی ہیں فیصلہ لوگوں نے کرنا ہے۔

[Nawabzada Jehangir Shah Jogezai]

فیصلہ کسی ایک شخص کے ہاتھ میں نہیں ہے اور یہی وجہ ہے کہ جب تین خاندانوں میں آمریت آئی تو اسلام جامد ہو گیا۔

میں شخصیت پرست نہیں ہوں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ بس فلاں آدمی گیا تو پھر کیا ہو گا، ملک میں لوگ آتے ہیں جاتے ہیں۔ اس ملک میں اصولوں کی پامالی اس ملک کی جڑیں کاٹنے کے مترادف ہے۔ اور جو ملک کی جڑیں کاٹے وہ ہمارا دشمن ہے۔ جو اصولوں کو پامال کرتا ہے وہ ہمارا دوست نہیں وہ پاکستان کا دشمن ہے۔ پاکستان کا ایک وہ دشمن ہے جو ہمیں توپ کے گولے سے مارتا ہے اس کی دشمنی ظاہر ہوتی ہے مگر جو دشمن اپنے نفس کے لئے اپنی کرسی کے لئے اپنی ذات کے لئے پیسے کے لئے اس ملک کی جڑیں کاٹتا ہے وہ سب سے بڑا دشمن ہے سب سے بڑا غدار ہے۔ غدار وہ نہیں غدار یہ لوگ ہیں جو ملک کے آئین کو تباہ کرتے ہیں اور ایسے ایسے حالات پیدا کرتے ہیں۔ میں ایمان سے کہتا ہوں کہ اگر ان لوگوں کو یہ علم ہوتا کہ حکومت بالکل غیر جانبدار ہے تو ان میں سے کسی کو ایسا کرنے کی جرأت نہ ہوتی۔ جونیجو کے وقت بھی بڑے بڑے جلوس نکلے۔ کیوں کسی نے کسی کے خلاف کوئی آواز نہیں نکالی۔ آج کیا ہو گیا ہے؟ اسی لئے کہتے تھے کہ جن کے ہاتھ میں آپ ڈنڈا دیتے ہیں ان سے یہ لکھوالیں کہ آپ الیکشن میں نہیں آئیں گے۔ جو الیکشن میں آتا ہے اس کا کیا حق ہے کہ آپ اسے اختیارات بھی دے دیتے ہیں اگر آپ آئین کی بات کرتے ہیں تو آئین کے تحت نگراں حکومت اس وقت تک برقرار رہتی ہے جب تک دوسرے الیکشن نہ ہو جائیں۔ کیا یہی تمہارا آئین ہے کیا یہی تمہارا وعدہ ہے۔ تمہارے

وعدے پر کون اعتبار کرتا ہے - ہم تمہارے وعدے کو نہیں مانتے۔ جو اصل شکل و صورت ہے اسے ظاہر کرو۔ جب سے پاکستان بنا ہے یہ جھوٹی باتیں ہم نے بہت سنی ہیں۔ میں نے کبھی کسی میں کردار نہیں دیکھا۔ جو آیا وہ اپنے لئے آیا۔ ملک کے لئے آتا ہے تو الیکشن کراؤ۔ پارٹی سسٹم کی بنیاد پر کراؤ، ہر آدمی کو یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ گولی نہیں بیلٹ چاہیئے، ہم کاغذ کی پرچی سے آپ کو تبدیل کریں گے۔ میں ملاؤں کو کہتا ہوں بیشک آجاؤ، اسلام لاؤ، کھڑے ہو جاؤ، لوگوں کو ایجوکیشن دو۔ تلوار سے یہ چیزیں نہیں بنیں گی۔ تلوار سے، زور سے، پولیس سے، ملیشیا سے یہ ملک متحد ہو گا نہ یکجا ہو گا بلکہ ٹوٹ جائیگا یہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا، کہاں تھی فوج کشمیر میں، کون لڑے تھے، میرے پاس خطوط ہیں، ہم وہاں آدمی بھیجتے رہے، سرکاری افسروں میں سے میں نے آدمی بھیجے ہیں، میرے پاس ثبوت ہے، کشمیر میں کون لڑے، آپ کے قبائلی لوگ لڑے، جتنا علاقہ لیا کشمیر میں ان لوگوں نے لیا جو فوج سے تعلق ہی نہیں رکھتے تھے۔ پاکستان ان لوگوں نے بنایا، پاکستان کو متحد بھی قوم رکھے گی آپ نہیں رکھ سکتے، کوئی شخص نہیں رکھ سکتا، آج ہم فوجیوں کو عزت دیتے ہیں۔ جن کے اعلان سے میرا دل خوش ہے۔ پہلے بھی ان کے اعلان پر میں نے ایک بات کہی تھی آج بھی یہ کہتا ہوں کہ آج کیوں میں خوش ہوں اس لئے کہ آپ نے اپنے فرض کو سنبھال لیا ہم اپنے فرض کو سنبھالیں گے۔ ہم لڑیں گے، لیکن سٹیج پر لاٹھیوں سے نہیں ذہن سے لڑیں گے، دلیل سے لڑیں گے، کردار سے لڑیں گے، پروگرام سے لڑیں گے اگر ہمارا کردار اور ہمارا پروگرام اچھا ہے تو لوگ ہمارے پاس

[Nawabzada Jehangir Shah Jogezai]

آ جائیں گے۔ اگر وہ ہمیں اچھا نہیں سمجھتے تو بیشک جائیں، پیپلز پارٹی کو لاتے ہیں بیشک لائیں، ہمیں کیا ہے، اس کو ہم برا نہیں کہتے، اس لئے کہ لوگ برا نہیں کہتے، ہم کون ہیں، استقلال پارٹی میں اصغر خان یہ وہ شخص ہے جب تیس جنوری ۱۹۴۹ کو اس نے میرے لئے جہاز کا انتظام کیا تھا میں ایک ہفتہ اس کے گھر جاتا تھا، میں گلگت میں جب اسسٹنٹ پولیٹیکل ایجنٹ تھا، اس وقت سے میں اس کو جانتا ہوں، ٹھیک ہے اگر وہ اپنے آپ کو مقبول بناتا ہے تو مجھے کس طرح اعتراض ہو سکتا ہے ایک دفعہ لورالائی کے دورے پر وہ آئے تھے، ملک جعفر نے دعوت دی تھی، تقریباً دو سو آدمی آئے تھے تو اصغر خان نے پوچھا کہ ملک صاحب آپ کے خیال میں ہمارے کتنے followers ہیں، اس نے کہا کہ اگر آپ کو کرسی ملی تو سب آپ کے followers ہیں اگر کرسی نہیں ملی تو پھر ایک آپ ہیں اور ایک میں ہوں۔ آپ ہی بتائیں کہ ہم نے اپنے آپ کو یہاں تک پہنچا دیا۔

**Malik Muhammad Hayat** : Point of order Sir, I think the discussion is on the admission and not open to the House for discussing the current problem.

آپ ایڈمٹ کریں اور اس کے بعد ڈسکشن کھول دیں۔

**جناب قائم مقام چیئرمین :** نواب صاحب آپ admissibility پر بات کریں۔

**نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی :** جناب یہ تمام باتیں admissibility سے تعلق رکھتی ہیں، یہ تمام قوم سے تعلق رکھتی ہیں۔ الیکشن سے تعلق رکھتی ہیں۔ جناب میں تو سمجھتا ہوں کہ شاید بعض لوگوں کا ضمیر جاگ اٹھا ہو۔

میں ہیں سمجھتا جاگ اٹھا ہے۔ مجھے افسوس ہے، لیکن بات کروں گا سامنے، سب کے سامنے۔

میر حسین بخش بنگلزئی: پوائنٹ آف آرڈر جناب، آنریبل سینیٹر کسی آنریبل سینیٹر کے ضمیر کو چیلنج نہیں کر سکتے یہ personal attack ہے اور اس کو expunge کیا جائے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: ان الفاظ کو expunge کیا جائے لیکن He has not nominated any person.

نواب زادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی: میں نے کسی کا نام نہیں لیا، میں نے ضمیر کی بات کی ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: نواب صاحب آپ admissibility پر بات کریں۔

نواب زادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی: میں نے ضمیر کی بات کی ہے ہمیں ضمیر کو جگا دینا چاہتا ہوں، میں انجیکشن دینا چاہتا ہوں ہمیں سچائی کی بات کرتا ہوں، میں جھوٹ کی بات نہیں کرتا۔

میر حسین بخش بنگلزئی: جناب وہ جو کچھ کرنا چاہتے ہیں کرتے رہیں مگر ہاؤس کا بھی ایک احترام ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: یہ درست ہے نواب صاحب admissibility پر بات کریں۔

نواب زادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی: میں یہ عرض کرونگا کہ اس ایوان کی ایک کمیٹی تشکیل دی جائے کیوں کہ جس ایڈمنسٹریشن کے ذریعے سے یہ کام ہو چکا ہے اس سے انکوائری کرانے کا کیا مطلب

[Nawabzada Jehangir Shah Jogezai]

ہے ، انکوائری کریں تو آزادانہ طریقے سے کریں ، علماء صاحبان
ہیں، ڈاکٹر صاحبان ہیں دوسرے لوگ ہیں، ایسے لوگوں کو اس میں لیں جن
پر کوئی اعتراض نہ ہو ، جج صاحبان کی زیر نگرانی انتخابات کرائیں اور میں
یہ سمجھتا ہوں کہ آئیر صاحب نے جس خلوص سے بات کی ہے مجھے
اس کی قدر ہے اس لئے قدر ہے کہ اس نے صاف اعلان کیا کہ
اگر مجھ پر حرف آیا تو ٹھیک ہے یہ چیلنج اس نے قبول کیا ہے۔

Let the challenge be put to him.

ان الفاظ کے ساتھ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

**Mr. Acting Chairman :** Thank you. Mr. Muhammad Ali Khan.

**Mr. Muhammad Ali Khan :**

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

Mr. Chairman Sir, today all the democratic forces in the country have expressed their great anxiety and anguish over the very sad and most unhappy incident that took place near Khushab the other day when some miscreants tried to make an attempt on the life of the former Prime Minister Mr. Muhammad Khan Junejo and the Speaker of the National Assembly, Mr. Hamid Nasir Chattah. Sir, they were probably on the way to address a public meeting there. The reports that we have gathered from the newspapers and from the streets within the last two days—definitely show that this was absolutely a pre-planned affair.

Mr. Chairman, Sir, no one has expressed any surprise over this incident. Because every one knows that such incidents would definitely occur as long as the present Caretaker Government is in power. Sir, the fears of the opposition parties have now become a reality. Indeed, it is a matter of great surprise and heart searching that such an incident took place in the district from where the Minister for Interior happens to come and also I am sorry to say that the Minister seems to have come to know about this incident through the newspapers. How well informed this Minister is ? I would like to put this question to you Sir. If it is correct, I don't know whether it

is correct but it is alleged as people have pointed out in their speeches and some papers have carried the news that some of the Ministers are involved, but I don't know. If it is correct then this seems that some of the Ministers in the Caretaker Government have thrown all the norms of decency to the winds. This is bound to have great repercussions on the coming general elections.

Today, the entire world has fixed their eyes on our country. Everybody is waiting for the outcome of the elections and watching the situation. Sir, those people, who feel or think that the 16th of November is going to be their political dooms day, have now stopped down to such unethical tactics so that the elections may not be held at all in this country. Sir, it is a matter of great satisfaction that our most impartial and non-controversial President, Khan Ghulam Ishaq Khan, who is the only saving grace in the country these days, has ordered an enquiry into this. This enquiry can only succeed if those alleged to have been involved in this recent incident should have the moral courage to resign. If they lack that courage then I would request through you that the President may order their removal immediately from the Cabinets, if they happen to be in the Federal or in the provincial Cabinets. I don't know their names, I don't know who they are. Then and only then will the people in the country be satisfied. Sir, if very strong action is not taken against these people, the situation is likely to deteriorate and the day is not far off when it will be absolutely well-nigh impossible for any government to control the situation. This will definitely dash the hopes of the entire nation. This will not only weaken the democratic forces in the country but will bring ruination to our country. I pray to God Almighty that such a situation does not arise and that He should save us from such a situation. Sir, with these words I request that this adjournment motion may very kindly be accepted. I thank you very much.

**Mr. Acting Chairman :** Thank you. Mr. Shad Muhammad Khan.

جناب شاد محمد خان :- شکریہ ! اس تحریک التواء کی جتنی بھی مذمت کی جائے وہ بہت کم ہے کیونکہ یہ ایسا واقعہ ہے کہ اس میں ملوث لوگوں کو قرار واقعی سزا دینے کے لئے بھی وزیر داخلہ نے بھی ببانگ دہل کہہ دیا ہے کہ ہم ان کا محاسبہ کریں گے بشرطیکہ وہ بات پایۂ ثبوت تک پہنچ جائے - پروفیسر خورشید صاحب نے تو تراشے کا سہارا لیکر جناب والا ! وہی بات بیان کی ہے جو کہ اخبارات میں درج ہے

[Mr. Shad Muhammad Khan]

لیکن طارق چوہدری نے براہ راست وزیر داخلہ کو ملوث کر کے ان پر جو الزام لگایا ہے ان کو یہ ثبوت انکوائری کمیٹی کے سامنے دینا پڑے گا ........

(مداخلت)

جناب محمد طارق چوہدری : پوائنٹ آف آرڈر سر۔ جناب عالی! میں نے یہ عرض کیا تھا کہ بہت سے لوگوں نے یہ الزام میرے سامنے دہرایا ہے لیکن میں ذاتی طور پر یہ جانتا ہوں کہ وہ ان کا علاقہ نہیں ہے لہٰذا معزز ممبر سے میری درخواست ہے وہ بات کو غور سے سنیں اور اس کے بعد اس کے اوپر comment کریں۔

جناب قائم مقام چیئرمین : شکریہ ! جناب شاد محمد خان صاحب۔

جناب شاد محمد خان : جناب والا ! اب یہ بھی دیکھا جائے کہ ایک غیر جانبدار صدر نے بروقت اقدام کرتے ہوئے اس کی انکوائری کا آرڈر دے دیا ہے لہٰذا یہ کیس sub-judice ہو جاتا ہے۔ حضور والا! اس کے علاوہ اشارۃً یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ میرے قائد تھے۔ میں نے تو ان کو (محمد خان جونیجو) کو قائد تسلیم کیا تھا۔ اور آخیر تک ہم انہیں قائد تسلیم کرتے رہے ہیں۔ لیکن انہوں نے خود اپنی دکان علیحدہ بسا لی اور ہمیں چھوڑ گئے، اس میں ہمارا کیا گناہ ہے حضور والا ! علاوہ ازیں کیا یہ نہیں ہو سکتا کہ ان کے پیٹ میں جو مروڑ ہے اور یہ خود ساختہ بات کیوں نہ ہو وہاں غنڈوں کو جمع کر کے خود ہی یہ واقعہ دہرایا گیا ہو۔ تاکہ حکومت کے لئے پریشانیاں پیدا کی جائیں یہ

الزام تراشیاں جب تک پایۂ ثبوت تک نہ پہنچ جائیں مفروضے کی بنا پر یہ کیوں دہرا رہے ہیں ان کو انکوائری کا انتظار کرنا چاہیے تاکہ اصل بات سامنے آجائے۔ اس کی مذمت ہم بھی کرینگے یہ بھی کرینگے لہٰذا بے وقت کی راگنی الاپنا اچھی بات نہیں اور اس طرح ہاؤس کے کتنے معززین ممبران کو جب تک بات پایۂ ثبوت تک نہ پہنچ جائے الزام تراشی سے باز آنا چاہیے لہٰذا جناب والا! میں ان الفاظ کے ساتھ اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ! جناب ڈاکٹر بشارت الٰہی صاحب۔

**Dr. Bisharat Elahi :**

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Mr. Chairman, Sir, I agree with all the speakers that this incident is a very serious incident. It should be probed into impartially and the people found guilty should be dealt with according to the law of the land. I also take exception to some of the remarks made by the honourable Senators when they had directly or indirectly tried to implicate certain Ministers and certain other functionaries in this incident. I for one, would like that unless the allegation is proved should refrain from putting the blame on these people. I would also feel that as suggested by the honourable Senators that a committee perhaps in which the Senate should be given some representation and consisting of other impartial people may be set up if it is in accordance with the thinking of the Government and the President. Through you, may I request that this request be passed on to the President. We may think of including some Judges of the High Court or some other people from the judiciary. This is, as I have said, a very serious matter and must be probed into thoroughly. I would not like to make any wild allegation against any body but perhaps after the facts have come to light we would know the facts. Thank you very much.

**Mr. Acting Chairman :** Thank you very much. Akhunzada Behrawar Saeed.

اخونزادہ بہرہ ور سعید: جناب چیئرمین صاحب! جس واقعہ پر تحریکیں پیش کی گئی ہیں میں سمجھتا ہوں کہ یہ بحث کے لئے منظور کرنے کے قابل ہے۔ ایک متعین واقعہ ہے پرسوں کا واقعہ ہے اور واقعی قومی اہمیت کا حامل ہے۔ یہ کہنا کہ اس میں کس کا ہاتھ ہے یہ تو جب انکوائری ہوگی اس وقت معلوم ہو جائے گا۔ اب کسی کو اس میں ملوث کرنا میں سمجھتا ہوں درست نہیں ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ جو واقعہ ہوا ہے کیا واقعی اس میں سنٹرل یا پراونشل گورنمنٹ ملوث ہے۔ کیا واقعی کسی پارٹی نے اس منصوبے کو تیار کیا ہے یا واقعی کوئی ایسے گروہ ہیں جو یہ کام نہیں چاہتے کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ اس بات میں زیادہ force ہے۔ اس وقت لوگوں کی نظروں میں مسلم لیگ کے جو دو گروہ ہیں ان کے مابین بُعد بڑھ جائے کہ وہ اکٹھے نہ ہو سکیں اس کے لئے سازش تیار کی گئی ہے۔ بہرکیف جب یہ انکوائری ہوگی اور اس کی رپورٹ آئے گی تو یہ اس وقت دیکھا جائے گا اس میں جناب صدر صاحب نے بہت اہم اور بروقت جو قدم اُٹھایا ہے وہ قابل تعریف ہے۔ جناب آہیر صاحب نے جن جذبات کا اظہار کیا ہے اور جو پیش کش کی ہے میں سمجھتا ہوں وہ سب کے لئے قابل قدر ہے لیکن ایک چیز پر میں اظہار خیال کرنا چاہتا ہوں۔ یہ ٹھیک ہے کہ ایسے واقعات ہوتے رہے ہیں ہم نے ۱۹۷۷ کے انتخابات کے دوران بھی ایسے کچھ واقعات سنے تھے اس کے بعد بھی کچھ واقعات پیش آتے ہیں، کچھ واقعات پیش کروائے جاتے ہیں۔ کوئی انجنیئر ہوتے ہیں کوئی انجنیئر کرواتے ہیں۔ ان کا جو بھی مقصد ہوتا

ہے وہ اُس سے حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے لیکن مجھے بڑا افسوس ہوتا ہے کہ ۲۹ مئی سے پہلے جس شخص کو ہم سراپا شرافت کہتے تھے اس کی تذلیل کرنے کی کوشش بجائے خود ذلالت ہے۔ اس پر ہماری ساری قوم کے سر جھک جاتے ہیں کہ دنیا کیا کہے گی کہ ۲۹ مئی سے پہلے ہم اس کو اپنا وزیراعظم کہتے تھے۔ اس کی قدر کرتے تھے اور اس کو ہم جمہوریت کا علمبردار کہتے تھے۔ اس کے پانچ نکاتی پروگرام کے گیت گاتے تھے۔ اس کے ہر ایک کام کو سراہتے تھے۔ اس کے افغانستان کے کیے گئے accord کے کیا گن نہیں گاتے تھے۔ آج جب وہ کرسی پر نہیں ہے تو تبھی اس کے ساتھ ایسا واقعہ بھی ہو سکتا ہے۔ افسوس کی بات ہے کل جوان کے سامنے سجدے کرتے تھے آج اسے پتھر مارتے ہیں۔ قابل شرم ہے اور قابل افسوس ہے۔

جناب والا! میں party politics سے above ہوکر کہتا ہوں کہ یہ ٹھیک ہے ایک گاڑی ہے جس کے دو ڈبے ہیں۔ کوئی ایک ڈبے میں بیٹھا ہوا ہے کوئی دوسرے ڈبے میں بیٹھا ہوا ہے۔ انشاءاللہ ایک منزل کی طرف گاڑی جارہی ہے اور انشاءاللہ ایک ہی طرف جائے گی لیکن کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ یہ کوئی ایسی سازش ہو کہ یہ گاڑی اس طرف نہ جائے یہ ڈبے ٹوٹ جائیں۔ میں تو اس طرح سوچتا ہوں بہر کیف! کسی کو اس وقت ملوث کرنا ٹھیک نہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ مجرم اور ملزم میں بہت فرق ہوتا ہے۔ ملزم تو ہر ایک کو گردانا جاتا ہے اس کو کوئی condemn نہیں کرتا اور نہ condemn کرنا چاہیئے۔ جب وہ مجرم ثابت ہو جائے تو اس کو عبرت ناک سزا دینی چاہیئے۔ اب خوشاب کے قریب ایک ایسا واقعہ ہوا ہے اگر سابق وزیراعظم کے ساتھ یہ واقعہ

[Akhunzada Behrawar Saeed]

پیش نہ آتا تو میں اس کو اتنی اہمیت نہ دیتا۔ جس طرح میرے دوست کہہ رہے ہیں کہ جمہوریت میں رکاوٹ پیدا ہو رہی ہے۔۔ میں اس بحث میں پڑنا نہیں چاہتا لیکن میں اتنا ضرور پوچھوں گا کہ کون سی جمہوریت ...... ؟ عوامی جمہوریت .... انگریزی جمہوریت ...... Westminster Abbey کی جمہوریت، یا وہ جمہوریت جو اب بیگم زرداری لائے گی یا کوئی اور لائے گا، جناب یہ ایک الگ مسئلہ ہے۔ اس قوم کا، اس جمہوریت کے پیچھے جس کی ہم آوازیں لگا رہے ہیں، کہاں تک ہاتھ ہے۔ پانچ سال کے بعد ایک پرچی ڈالنا، یہ حق ہو گیا، وہ جو رگڑے کھاتے ہیں، ان کی آزادی تو نہیں ہے، ان کے پرچی ڈالنے کے بعد ایک گروہ آکر قابض ہو گیا ہے، کیا وہ جمہوریت ہے۔ اگر اس گروہ کو اجازت نہیں دیتے تو پھر جمہوریت نہیں ہے۔ میری اس میں صرف اتنی گزارش ہے کہ یہ ایک مسئلہ ہے کہ جس پر آپ اس ایوان کو موقع فراہم کیجئے تاکہ جو بھی چاہے، اس پر اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں۔ یہ واقعی قومی اہمیت کا مسئلہ ہے اور میں یہ اپنے دوستوں سے گزارش کروں گا کہ قبل از وقت کسی کو ملوث کرنا، مناسب نہیں ہے۔ اب اس چیز کی آڑ لے کر یہ کہنا کہ اس گورنمنٹ کو توڑو۔ ، "اس گورنمنٹ کو توڑو" یہ ایسی باتیں ہیں کہ جو دل کو بہلانے والی باتیں ہیں یا خواہشات کی باتیں ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ کل کو اگر ہمارے وہاں دوست ہوں تو شاید یہ نعرہ نہ لگائیں۔ اس لئے ان نعروں کی ضرورت نہیں ہے جو چیز ہمارے پیش نظر ہے وہ یہ ہے کہ سابق وزیر اعظم کی توہین کی گئی ہے، اس واقعہ کی تفتیش کی جائے، اور جس نے توہین کی ہے اس کو قرار واقعی سزا دی

جائے۔ شکریہ!

میر حسین بخش بنگلزئی: کیا آپ اسے رول آؤٹ کر رہے ہیں؟

جناب قائم مقام چیئرمین: میں ابھی تو نہیں بتا سکتا کہ میں کیا کرنا چاہتا ہوں البتہ آپ جو کچھ فرمانا چاہتے ہیں وہ فرمائیں۔

میر حسین بخش بنگلزئی: بہت شکریہ! جناب گرامی قدر چیئرمین! آج اس تحریک التوا پر معزز ارکین نے بڑے زریں خیالات کا اظہار فرمایا۔ بنیادی بات تو یہ تھی کہ آیا ٹیکنیکل یا نان ٹیکنیکل بنیادوں پر یہ تحریک التواء admissible ہے یا نہیں۔ لیکن محترم اراکین سینٹ نے اس کا سہارا لیکر اپنے پورے کے پورے جذبات کا اظہار فرمایا اور ظاہر بات ہے کہ ہر شخص کے دل میں جذبات ہیں اور وہ اپنے جذبات کا اظہار کرنا بھی ضروری سمجھتا ہے۔

جناب والا! اس تحریک کے حوالے سے جہاں تک جناب محمد خان جونیجو کا تعلق ہے، وہ اس ملک کی ایک انتہائی محترم شخصیت ہے۔ محمد خان جونیجو نے پاکستان مسلم لیگ کے صدر کے حیثیت سے اور پاکستان مسلم لیگ کے مکمل تعاون سے اس ملک کے لئے انتہائی گراں قدر خدمات انجام دی ہیں جو کہ تاریخ کے اوراق میں زریں الفاظ سے درج ہیں۔ جہاں تک جناب محمد خان جونیجو کی سیاست کا تعلق ہے، اس میں کوئی شک و شبہ کی بات نہیں ہے، اس کا ریکارڈ اس بات کا ثبوت ہے کہ اس کا تین سالہ دور انتہائی شرافت کا دور گزرا ہے۔ اس کے پچھلے تین سال کا دور اس بات کا بین ثبوت ہے کہ انہوں نے قومی اور بین الاقوامی سطح پر پاکستان کے استحکام، سلامتی اور ترقی

[Mir Hussain Bukhsh Bangalzai]

اور خوشحالی کے لئے کام کیا ہے۔ یہ وہ باتیں ہیں کہ جن کو ریکارڈ سے حذف نہیں کیا جا سکتا۔ یہ ریکارڈ کا حصّہ ہیں۔ یہ پاکستان کی تاریخ کا حصّہ ہیں، کون وہ شخص ہے جو آج اس بات کی جرأت کرے اور یہ کہے کہ محمد خان جونیجو صاحب نے اس ملک کی خدمت نہیں کی۔ جہاں تک محمد خان جونیجو صاحب کی ذات کا تعلق ہے، جہاں تک اس ٹیم کا تعلق ہے، جس نے سیاسی اعتبار سے اس شخص کا ساتھ دیا ہے، مجھے ذاتی طور پر ان کا پورا پورا احترام ہے۔ مگر جہاں تک واقعہ کا تعلق ہے میں جمہوریت کے ایک ادنیٰ کارکن کی حیثیت سے، اس ملک کے عام سیاسی کارکن کی حیثیت سے اس واقعہ کی پر زور مذمت کرتا ہوں۔ اس مذمت میں میرے جذبات بھی شامل ہیں اور اس مذمت میں میرا پچھلا تجربہ بھی شامل ہے۔

جناب والا! یہ اسٹیج، یہ ہاؤس کسی کے ضمیر کو جھنجھوڑنے کے لئے نہیں ہوتا یہ وہ ہاؤس ہے، یہ وہ پلیٹ فارم ہے جس پر کہ ہر شخص کو اپنے مافی الضمیر کا، اپنے خیالات کا، اپنے ضمیر کے مطابق اظہار کرنے کا پورا پورا حق حاصل ہے۔ ہم کسی کی قیادت کے لئے نہیں آئے، اور نہ کسی کی قیادت کو بے جا طور پر تسلیم کرنے کے لئے یہاں آئے ہیں۔ ہمارے اپنے خیالات ہیں، ہمارا اپنا طریقہ کار ہے۔ ہر کسی کے اپنے سیاسی خیالات ہیں اور اس کو اس بات کی پوری پوری آزادی حاصل ہے کہ وہ اپنا مافی الضمیر بیان کرے۔ ہم کسی کے محب الوطن ہوتے پر قطعاً شک نہیں کرتے۔ ہم پاکستان کے دس کروڑ عوام میں سے ہر ایک کو اس سرزمین کا قابل فخر فرزند سمجھتے ہیں اور ہم اس بات کا کھلم کھلا اعلان کرتے ہیں کہ ہر پاکستانی

پاکستان کا وفادار ہے۔

جہاں تک اس واقعہ کا تعلق ہے، اس کو میں نے بالکل قابل مذمت قرار دیا ہے۔ لیکن الزام دینا اور بات ہے، جرم کا ثابت کرنا اور بات ہے۔ صرف جذبات میں آکر، اخبار کے تراشوں کے حوالوں سے اور محض مفروضات پر "If it is correct." یہ الفاظ جناب ریکارڈ پر موجود ہیں، If it is correct then everybody demands. کہ جو لوگ مجرم ہیں ان کو قرار واقعی سزا دی جائے کون وہ شخص ہے جو اس بات کو نہیں مانتا کہ مجرم کو سزا نہ دو، ضرور سزا ہونی چاہیئے۔ لیکن اگر الزام ثابت ہو، مفروضوں پر مبنی نہ ہو۔ لہٰذا صرف اس واقعہ کا سہارا لیکر یہ کہہ دینا پوری وفاقی حکومت کو، صوبائی حکومتوں کو برخاست کیا جائے اور اس نظام میں ایک تبدیلی لائی جائے درست نہیں۔

جناب! میں یہ پوچھنے میں ضرور حق بجانب ہوں کہ الیکشن کے التواء کے لئے یہ بھی ایک سیاسی سلسلہ ہے۔ جس کو شروع کیا گیا ہے اگر ہم سب مخلص ہیں کہ اس ملک کے اندر الیکشن ہونے چاہئیں، جس کا صدر محترم نے اعلان کیا ہے، جس پر کہ کام ہو رہا ہے تو پھر ہمیں یہ مل کر سوچنا چاہیئے اور عام حالات سے ہٹ کر سینٹ کے ممبر کی حیثیت سے جو اس ملک کا highest forum ہے، جو اس ملک کی قومی آواز ہے، ہمیں مل کر یہ طے کرنا چاہیئے اور اس انداز میں ہمیں سیاسی طور پر behave کرنا چاہیئے کہ ہم اس ملک میں الیکشن کے راستے کو ہموار کر رہے ہیں نہ کہ اس کو برباد کر رہے ہیں۔

اس کے علاوہ دوسری بات یہ ہے کہ جہاں تک اس واقعہ کی تحقیقات

[Mir Hussain Bukhsh Bangalzai]

کا تعلق ہے ، جناب صدر محترم نے اس کے متعلق واضح احکامات جاری کئے ہیں ، صدر محترم کے ان واضح احکامات کو کوئی consider نہیں کرتا ، لیکن جنگ اخبار کے اس تراشے کی بنیاد پر اس سینٹ کو ڈیبیٹ کا platform بنایا جاتا ہے ۔ یہ باتیں کس کے ایما پر ہو رہی ہیں چونکہ صدر محترم نے اس سلسلے میں واضح احکامات جاری کئے ہیں کہ اس واقعہ کی تحقیقات کی جائے ، للہذا اس وقت تک ہمیں اس بات کا انتظار کرنا چاہیئے کہ اگر وہ صدر محترم سینٹ کے چیئرمین کی حیثیت سے impartial تھے اور اس forum پر یہ بتایا جائے کہ آج بھی صدر محترم impartial ہیں تو impartial آدمی کے ان احکامات کا بھی احترام کیا جانا چاہیئے ۔ جہاں تک اس واقعہ کا تعلق ہے جس پر الزام ثابت ہو اس آنریبل ہاؤس کے پلیٹ فارم سے میرا اور پورے ہاؤس کا یہ مطالبہ ہے کہ اس کو ضرور قرار واقعی سزا دی جائے ۔ شکریہ !

جناب قائم مقام چیئرمین : شکریہ ! جناب محمود احمد منٹو صاحب ۔

جناب محمود احمد منٹو : بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ جناب چیئرمین ! اس کے دو تین مختلف حصے ہیں ۔ اور میں آپ کی اجازت سے ان تینوں کو علیحدہ علیحدہ بیان کرنے کی کوشش کروں گا ۔ جہاں تک اس واقعہ کا تعلق ہے جو خوشاب میں ہوا ہے جتنی اس کی مذمت کی جائے اتنی کم ہے ۔ یہ نہ صرف قابل مذمت ہے بلکہ ہمارے لئے باعث شرمندگی ہے ۔ ہمارے سر ندامت سے جھک گئے ہیں ۔ یہ غیر جمہوری فعل ہے اور یہ ایک ایسا فعل ہے جو انسانیت سے گرا ہوا ہے آپ دیکھیں کہ یہ

فعل اس طریقے سے ہوا اور ایسے شخص کے خلاف ہوا ہے جس کی ہمارے دل میں بہت قدر ومنزلت ہے ۔ محمد خان جونیجو کی تعریف اس شخص نے بھی کی جس نے اس کو dismiss کیا ۔ اس نے بھی یہ کہا کہ محمد خان جونیجو ایک بہت ہی شریف آدمی ہیں ، بہت اچھے آدمی ہیں اور خلیق آدمی ہیں ۔ یا دو وہ جو سر چڑھ کر بولے ۔ جو ان کے مخالفین ہیں ، جو انکو dismiss کرتے ہیں ۔ اسمبلیاں توڑتے ہیں ، وہ بھی یہ سرٹیفکیٹ دینے پر مجبور ہوئے کہ وہ بہت ہی اچھے ، نیک ، شریف اور کارکن آدمی تھے ۔ جہاں تک کہ ان کی ذات پر حملہ یا ان کی گاڑی پر حملہ کرنے کا تعلق ہے اس میں کوئی شک نہیں اور کوئی دو آراء اس میں نہیں ہو سکتیں کہ یہ نہایت ہی شرمناک اور ذلیل حرکت ہے ۔ اور ہم اس کو جتنا بھی condemn کریں اتنا ہی کم ہے ۔

اس کا ایک اور پہلو ہے ۔ میں نے سنا ہے خود تو نہیں پڑھا مگر ٹیلی وژن پر دکھاتے ہیں کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص سنی سنائی بات پر یقین کرکے لوگوں میں پھیلا دیتا ہے اور اس میں اپنی رائے شامل کر دیتا ہے وہ بھی ٹھیک آدمی نہیں ہے وہ بھی جھوٹا آدمی ہے اور افواہ پھیلاتا ہے ۔ آج یہ کہا جاتا ہے کہ یہ جو واقعہ ہوا ہے ۔ اس میں کچھ وزراء ملوث ہیں ، صوبائی وزیر اور یہاں کے مرکزی وزیر اور میرے دوست چوہدری صاحب نے دو تین بار پنجاب کے وزیر اعلیٰ کا نام بھی لیا ہے ۔ یہ نہیں پتہ .........

ایک معزز رکن : گناہ کیا ہے ؟

**Mr. Acting Chairman :** No cross talk please.

جناب محمود احمد منٹو : میں کہتا ہوں کہ بالکل گناہ کیا ہے جناب میں ایک آپ کو واقعہ سناتا ہوں ۔ وہ یہ ہے کہ خاص طور پر سینٹر محمد علی خان صاحب کے لئے .........

جناب محمد طارق چوہدری : پوائنٹ آف آرڈر سر ! میں جی صرف اتنی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے وزیر اعلیٰ کا نام نہیں لیا۔

جناب محمود احمد منٹو : آپ نے تو وزیر اعلیٰ پنجاب کہا ہے اور نام لینا کیا ہوتا ہے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : پلیز اپنی بات مکمل کریں اور Chair کو ایڈریس کریں ۔ اور ختم کریں پلیز ۔

نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی : میں نے نام لیا ہے ۔ کیا ہے ؟

(مداخلت)

جناب محمود احمد منٹو : میں جناب عرض کرتا ہوں کہ ایک ہندو وکیل صاحب تھے ۔ تقسیم سے پہلے وہ لنگڑے تھے ۔ کسی شخص نے ان سے پوچھا کہ صاحب آپ کی ٹانگ کو کیا ہوا ہے تو انہوں نے کہا کہ اس کے دو version ہیں ۔ اس نے کہا کہ صاحب دو version کیا ، ٹانگ آپ کی ، ہوا کچھ آپ کو دو version کیا ؟ اس نے کہا کہ جو میرے پیارے دوست ہیں وہ تو کہتے ہیں کہ یہ نخرے سے چلتا ہے اور جو میرے دشمن ہیں مخالف ہیں ۔ وہ کہتے ہیں یہ لنگڑا ہے آپ کی جو مرضی ہے کہہ لیں ۔

وہ لوگ جو شاید جونیجو صاحب کو کل تک دیکھنا بھی پسند نہیں کرتے تھے آج ان کے دل میں اس قدر ان کی محبت کا درد اٹھا

ہے کہ وہ محض اس لئے کہ کسی طریقے سے مسلم لیگ کے جو دو factions بن گئے ہیں یہ ٹوٹ جائیں گے اور آپس میں ان کا اختلاف بڑھ جائے گا اس لئے کبھی وزیر اعلیٰ پنجاب، کبھی ہمارے مرکزی وزیر اور کبھی اور وزیروں کے نام لیتے پھرتے ہیں۔ اور مطالبہ کرتے ہیں کہ الیکشن سے پہلے یہ وزارت توڑ دی جائے۔ آج تک کبھی کسی نے یہ کیا ہے کہ جس وقت الیکشن ہو تو پہلی جو وزارت ہے وہ توڑ دی جائے اگر نہیں کیا ہے تو آج یہ کیوں کہہ رہے ہیں۔ یہ بھی سوچنے کی بات ہے یہ بھی شاید انکوائری میں آجائے۔

اب میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ ہماری یہ بڑی خوش قسمتی ہے کہ ہمارے صدر صاحب جناب غلام اسحاق خان صاحب ایک نہایت ہی (میں ذاتی واقفیت کی بنا پر کہتا ہوں) جمہوری آدمی ہیں اور جمہور سے ان کو بہت پیار ہے وہ ایک بہت انصاف پسند آدمی ہیں۔ بہت نیک نفس اور شریف آدمی ہیں۔ انھوں نے جونہی یہ بات سنا تو فوراً انکوائری کرنے کا حکم دے دیا۔ اب آپ یہ تو کہہ سکتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ شاید آپ justified بھی ہونگے کہ صدر صاحب نے جو انکوائری کا کہا ہے اس میں کچھ لوگ سینیٹ کے بھی شامل کر لیں ہائی کورٹ کا کوئی جج بھی شامل کر لیں۔ کوئی غیر جانبدار جو دونوں فریقوں سے دلچسپی رکھتا ہو اس کو بھی شامل کر لیا جائے۔ یہ کہنے میں ہم حق بجانب ہونگے اور ہم کہیں گے۔ لیکن یہ کہ صاحب اُس انکوائری کے قطع نظر اس کو چھوڑ کر اس کو دبا کر سینٹ ایک یہاں انکوائری شروع کر دے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ کسی طریقے سے بھی justified نہیں ہے۔ کیونکہ اگر یہ انکوائری کا حکم نہ کرتے تو شاید

[Mr. Mehmood Ahmed Minto]

پریویلیج موشن آجاتا کہ یہ صدر صاحب کیا ہیں اتنا سنگین واقعہ ہوگیا اور انہوں نے انکوائری کا حکم بھی نہیں دیا۔ ابھی انہوں نے یہ کر دیا ہے تو کہتے ہیں کہ اس کی طرف دھیان نہ دیجیئے، ہمیں انکوائری کا کہا جائے ہم اسی طرح وہاں جاکر تقریریں کریں جس طرح یہاں کر رہے ہیں۔

میں جناب یہ عرض کرتا ہوں کہ جمہوریت اور انصاف پسندی وہ ہے جو ہر صورت میں قائم رہے لوگ ہمارے حق میں ہوں یا خلاف۔ آج ذکر کیا گیا ہے ان میں سے کوئی شخص یا بہت سارے اس واقعہ میں ملوث تھے اگر یہاں ریزولوشن پاس ہو کہ ان کو سخت ترین سزا دی جائے۔ تو میں اس کا ہمنوا ہوں گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کو نہ صرف سیاست سے نکال دینا چاہیئے۔ بلکہ وزارت سے بھی نکال دینا چاہیئے اور اسے قید بھی کرنا چاہیئے۔ لیکن یہ میں انصاف پسندی اور جمہوریت کے خلاف سمجھتا ہوں کہ بغیر سمجھے لالہ رام چند کی طرح اس کے مخالفوں کی طرح اس کو کہہ دیا کہ لنگڑا ہے۔ جی جناب لنگڑا تو ہے اب اخبار جنگ نے لکھ تو دیا ہے کہ شاید یہ لوگ بھی ملوث ہیں۔ آپ مان لیتے ہیں کیونکہ آپ ماننا چاہتے ہیں اس لئے نہیں کہ وہ صحیح بات ہے بلکہ اس لئے کہ آپ اسے صحیح سمجھنا چاہتے ہیں۔ یہ جمہوریت پسندی اور انصاف کا تقاضا نہیں ہے۔ آپ اپنے ذہن اور ضمیر کو صاف کریں اور سمجھیں کہ جس چیز کا ہم ان سے مطالبہ کر رہے ہیں۔ کیا ہم بھی اس میں انصاف پسندی سے کام لے رہے ہیں۔ اگر ہم انصاف پسند ہیں تو مجھے ایک وجہ بتایئے کہ جو انکوائری

جناب صدر محترم نے آرڈر کی ہے اس میں کیا قباحت ہے۔ یہ کس نے کہہ دیا کہ وہ انکوائری کسی صوبے کے وزیر اعلیٰ کے ماتحت ہو گی۔ میں آپ کے ساتھ ہوں۔ وہ صوبے کے وزیر اعلیٰ کے ماتحت نہیں ہونی چاہیئے بلکہ اس میں ہم لوگوں کو بھی شامل کرنا چاہیئے اور ہائی کورٹ کے ججوں کو بھی شامل کرنا چاہیئے یا اور کوئی جو کسی پارٹی سے تعلق نہ رکھتا ہو تو حق بجانب ہو گا لیکن یہ کہنا کہ نکال دو ان کو، آج تک تو آپ نے کبھی نہیں کہا جب آپ الیکشن کا مطالبہ کرتے ہیں اس وقت تو آپ نے نہیں کہا۔ اب کہتے ہو کہ حاکم جو ہیں وزیر جو ہیں ان کی موجودگی میں غیر جانبدارانہ الیکشن نہیں ہونگے۔ یہ اگر اصول صحیح اور جمہوری ہے تو اس کے متعلق قانون بنایئے کہ جب کبھی بھی الیکشن ہوں تو اس وقت کی برسر اقتدار حکومت کو پہلے استعفیٰ دے دینا چاہیئے پھر تو آپ حق بجانب ہونگے لیکن اس وقت اگر آپ یہ کہیں۔ اور میں اپنے فرض میں کوتاہی کرونگا۔ اگرچہ میں ان سے متفق نہیں ہوں جو کچھ نسیم آہیر صاحب نے کہا ہے۔ انہوں نے بھی جذباتی طریقے پر بات کہی ہے۔ لیکن ایک بات انہوں نے نہایت معقول کہہ دی کہ اگر میں کسی طریقے سے ملوث پایا گیا تو نہ صرف میں استعفیٰ دے دوں گا اپنی وزارت سے بلکہ سیاست سے بھی کنارہ کش ہو جاؤں گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی انہوں نے ایک قبل از وقت بات کہی ہے۔ تاوقتیکہ یہ نہ ثابت ہو جائے یعنی جرم ثابت نہ ہو جائے۔ ہم نے تو ۵۰ برس تک وکالت کی ہے۔ ہم کسی ملزم کو مجرم نہیں کہتے۔ اور نہ یہ ہو سکتا ہے۔

[Mr. Mehmood Ahmed Minto]

Unless it is proved there can be no conviction and what these gentlemen, my colleague Senators want is that we should call

(مداخلت)

نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی : پوائنٹ آف آرڈر۔ یہ ہم نے کبھی نہیں کہا کہ فلاں ملزم ہے کیوں کہ اس نے یہ خود کرایا۔ ہم کہتے ہیں کہ انتظامیہ ذمہ دار ہے۔ اگر وہ ذمہ دار نہیں ہے تو پھر کوئی ذمہ دار ہو سکتا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین : محمد علی خان صاحب کے سوال کے جواب میں عرض کروں گا کہ مجھے تو اخبار سے ہی معلومات حاصل ہوئیں۔ نسیم آہیر صاحب کی طرف سے جو مذمت ہوئی اس کے بارے میں بھی مجھے اخبار ہی سے معلوم ہوا انہوں نے اخبار میں اس کی مذمت کی ہے اور واقعہ کے متعلق بھی اخبار میں آیا جہاں تک مجھے علم ہے میں سمجھتا ہوں کہ نسیم آہیر صاحب نے اخبار پڑھنے سے پہلے ہی معلومات حاصل کرلی تھیں۔ چونکہ آپ نے مجھ سے ڈائریکٹ سوال کیا تھا کہ آپ معلوم کریں کہ کیسے ہوا تو میں یہ سمجھتا ہوں۔

ملک نسیم احمد آہیر : میں اس امر کی پھر وضاحت کردوں کہ کل میں نے لاہور سے یہاں اپنے پی آر او کو فون کیا تقریباً ایک بجے۔ اور یہ الفاظ میں نے خود ڈکٹیٹ کرائے۔ یہ خبر اس سے پہلے نہیں آئی تھی بلکہ میں نے اس اخبار کے پڑھنے کے بعد معلوم کیا۔ یہ آپ verify کرسکتے ہیں پی آئی ڈی کے امجد صاحب سے ابھی فون کرکے اس سے پوچھیں کہ میں نے اس کو لاہور سے فون پر ڈکٹیٹ کروایا تھا ایک بجے۔ مجھے اس سے پہلے علم نہیں تھا۔ اخبار کے ذریعے مجھے پتہ چلا کہ یہ واقعہ ہوا ہے۔

جناب محمد علی خان: انہوں نے جو بات کی آپ کے سامنے وہ اس سٹیٹمنٹ پر base کرکے کی جو کہ اخبار میں تھا کہ وزیر صاحب کہتے ہیں کہ مجھے اخبارات کے ذریعے یہ چیز معلوم ہوئی۔ مجھے اس سے پہلے علم نہیں تھا۔

الزامات آپ کے خلاف آئیں گے ابھی۔ بہت بہت شکریہ

**Mr. Acting Chairman :** Thank you.

Keeping the urgency and importance of the incident in view and also the sense of the House, I hereby admit this motion. Because it was not opposed by the Minister for Interior also and I request him to expedite the proceedings of the inquiry under the directives already issued by the President of Pakistan and then lay down the report of the inquiry on the Table of the House for further discussion.

**Malik Naseem Ahmed Aheer:** I think, I am not involved directly in the conduction of the inquiry and that has been ordered by the President. So, I think, we will have to make a request to the President and I think, that since some allegations have also been made against me so I cannot become a party to that.

**Mr. Acting Chairman :** Sir, being a Minister for Interior allegations would be made against you, then.

**Malik Naseem Ahmed Aheer:** I don't mind that. I think, I am a public property and the people are free to levy all sorts of allegations against me what I have proven I think.............*(Interruption).*

**Mr. Acting Chairman :** Sir, you can keep liaison with the President and then ? expedite the inquiry.

**Malik Naseem Ahmed Aheer:** : I think, we should express our full confidence in the President. I have requested him personally also. I spoke to the President this morning and requested him—'please, whatever the findings of the inquiry are should be made public and all those who are held responsible should be put to task. I requested him personally and that is what he said. "I will do that". So, I think that we have to repose full confidence in him *(interruption).*

**Mr. Acting Chairman** : Thank you very much and this brings us to the end of the Adjournment Motions. Though we took a lot of time, I hope Professor Sahib today everybody is satisfied with the discussion you had on the adjournment motion.

Now Legislative Business—Prof. Khurshid Ahmed to move the Pakistan Press Publication (Amendment) Bill, 1986.

## PAKISTAN PRESS PUBLICATION (AMENDMENT) BILL, 1986

پروفیسر خورشید احمد : جناب چیئرمین ! آپ کے علم میں یہ بات ہے کہ اس ملک میں تقریباً ربع صدی تک پریس اینڈ پبلیکیشنز آرڈیننس نافذ رہا اور ملک کے ہر طبقے نے اسے ناپسند کیا۔ یہی وجہ تھی کہ جب سینیٹ وجود میں آیا تو جن چیزوں کا سینیٹ میں نوٹس لیا گیا۔ ان میں پاکستان پینل کوڈ کی دفعہ ۴۹۹، اور ۵۰۰ اور پریس اینڈ پبلیکیشنز آرڈیننس بھی تھے اور مجھے یہ سعادت حاصل ہوئی کہ ان دونوں پر میں نے پرائیویٹ بل move کئے۔ پہلے پر یعنی پینل کوڈ پر definition کے قانون میں جو ناروا تبدیلیاں مارشل لاء کے زمانے میں ہوئی تھیں ان کو ختم کرنے کے لئے اور دوسرا پریس اینڈ پبلیکیشنز آرڈیننس، جس میں میں نے اس بات کی کوشش کی کہ اس آرڈیننس کی وہ تمام دفعات جو اسلامی اور جمہوری اصولوں کے خلاف ہیں اور جن کے بارے میں نہ صرف یہ کہ ملک کی تمام سیاسی جماعتیں سارے صحافی اور صحافیوں، مدیران جرائد کی اور مالکانِ جرائد کی تنظیمیں بلکہ خود فیڈرل شریعت کورٹ اپنی ایک تاریخی ججمنٹ میں اسے اسلام کے خلاف قرار دے چکی تھی۔ میں نے اس بات کی کوشش کی کہ ان تمام چیزوں کو سامنے رکھ کر ایک ایسا پرائیوٹ بل move کروں جس کے نتیجے کے طور

پر پریس اینڈ پبلیکیشنز آرڈیننس میں یہ تمام چیزیں جو ناروا پابندیاں ہیں انہیں ختم کر دیا جائے۔ اور اس کے مقابلے میں اخبار نکالنا کتاب چھاپنا چاہے پرنٹر کی حیثیت سے یا پبلشر کی حیثیت سے آسان ہو جائے ضابطہ بن جائے اور executive کو جو arbitrary اختیارات حاصل ہیں وہ اس سے لے لئے جائیں اور عدلیہ یہ کام انجام دے۔

جناب والا! یہ تھے وہ خطوط جن پر آج سے دو سال پہلے میں نے یہ بل move کیا تھا۔ (مداخلت)

<u>جناب قائم مقام چیئرمین</u>: پریس گیلری والوں سے request ہے کہ ذرا شور کم کریں کیونکہ ایوان کی کارروائی میں خلل پڑ رہا ہے۔ جی پروفیسر صاحب فرمایئے،

<u>پروفیسر خورشید احمد</u>: جناب والا! دو سال پہلے میں نے ان مقاصد کے لئے یہ بل move کیا تھا۔ اس بل پر سٹینڈنگ کمیٹی میں غور ہوا لیکن اٹھارہ مہینے تک سٹینڈنگ کمیٹی میں یہ بل لٹکا رہا۔ حکومت کے ان وعدوں کے باوجود کہ ہم جلد از جلد اس بارے میں ترامیم لانا چاہتے ہیں۔ آخری میٹنگ سٹینڈنگ کمیٹی کی جب ہوئی تو اس میں وزیر اطلاعات نے یہ وعدہ کیا کہ اب ہم اس کو واپس لے رہے ہیں اور سٹینڈنگ کمیٹی نے انہیں assure کیا کہ اگر وہ نیا بل لے آتے ہیں اور اس آرڈیننس کو repeal کر دیا جاتا ہے تو پھر ہم اسے واپس لے لیں گے۔ یہ تھا وہ پس منظر جناب والا! جس میں دو سال ہم نے گزارے ہیں۔ میں آج یہ بات کہتے ہوئے فخر محسوس کرتا ہوں کہ اگر پریس اینڈ پبلیکیشنز آرڈیننس کے repeal کئے جانے کا کریڈٹ موجودہ حکومت کو جاتا ہے، موجودہ صدر کو جاتا ہے، موجودہ وزیر کو

[Prof. Khurshid Ahmed]

جاتا ہے، اور ان تمام افراد کو جاتا ہے جنہوں نے اس میں کوئی کردار کیا تو اس میں سینیٹ کا contribution بھی غیر معمولی رہا ہے۔ سینیٹ وہ ادارہ ہے جس نے اس آرڈیننس کو چیلنج کیا۔ دو سال تک ہم اس پر بحث کرتے رہے اور پھر سینیٹ نے ایک قرارداد کے ذریعے مطالبہ کیا کہ اس قانون کو repeal کیا جائے۔

جناب والا! ان الفاظ کے ساتھ میں اپنے اس پرائیویٹ بل کو اس بنا پر واپس لے رہا ہوں کہ اس کی ضرورت پوری ہو گئی ہے۔ شکریہ!

<u>جناب قائم مقام چیئرمین</u>: شکریہ! چونکہ یہ بل ہاؤس کی پراپرٹی ہے، کیا ہاؤس ان کو بل واپس لینے کی اجازت دیتا ہے۔

(اجازت دے دی گئی)

<u>جناب قائم مقام چیئرمین</u>: شکریہ، اجازت ہے، جاوید جبار صاحب تشریف نہیں رکھتے، ان کی قرارداد تو پیش ہو چکی تھی۔
And it has become property of the House. Item No. 4 of the agenda.

چونکہ جاوید جبار نہیں ہیں تو کیا اس کو ڈیفر کر دیں۔

<u>پروفیسر خورشید احمد</u>: اس کے اوپر بحث مکمل ہو گئی تھی، حکومت کو بیان دینا تھا لیکن بات مکمل نہیں ہوئی تھی، کورم ختم ہو گیا تھا اس لئے اس کو ختم کرنا پڑا۔

جناب قائم مقام چیئرمین : ٹھیک ہے، چوں کہ سرکاری بنچوں میں سے کوئی صاحب اس کا جواب دینے کی پوزیشن میں نہیں ہیں اس لئے اس کو پھر اگلے دن پر لے لیں گے، پروفیسر خورشید احمد نے موشن پیش کرنا ہے، آئٹم نمبر ۵

## MOTION UNDER RULE 194

پروفیسر خورشید احمد : جناب والا ! میں رولز کی دفعہ ۱۹۴ کے تحت اس ایوان کے سامنے نئی روشنی سکولوں اور خواندگی کے بارے میں جو اقدامات کئے گئے ہیں پر گفتگو کرنا چاہتا ہوں، میں بہت ہی اختصار کے ساتھ آپ کی اجازت سے اپنے خیالات پیش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب والا ! آپ اس امر سے واقف ہیں کہ ایک مسلمان معاشرے کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ اس میں تعلیم عام ہو اگر آپ انسانی تہذیب کا مطالعہ کریں تو آپ یہ پائیں گے کہ مسلمانوں کی تہذیب وہ واحد تہذیب ہے۔ تاریخ میں جس میں ہر دور میں یونیورسل بیسک ایجوکیشن، بنیادی تعلیم پوری آبادی کو حاصل رہی ہے اور وجہ اس کی یہ تھی کہ پہلی وحی جو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی وہ یہی تھی کہ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ اور مسجد نبوی کے قیام کے ساتھ جو پہلا ادارہ حضور ؐ نے قائم کیا وہ صفہ تھا جو پہلا تعلیمی مرکز تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں، یہ وہ چیز تھی جس کی بنا پر مسلمانوں کی تاریخ میں تعلیم کو سب سے زیادہ اہمیت دی گئی، ہر فرد کے لئے قرآن پاک کا پڑھنا اور اتنی بنیادی دینی معلومات حاصل کرنا، اتنی معلومات کہ وہ مسلمان کی حیثیت

[Prof. Khurshid Ahmed]

سے زندگی گزار سکے، اپنے معاملات کو سمجھ سکے اور اس کے بعد پھر معاشرے کی جو ضرورت ہے اسے پورا کر سکے، امام غزالی نے اس معاملے میں بڑی بنیادی بات کہی ہے کہ ایک مسلمان معاشرے میں ہر فرد کے لئے دین کی بنیادی معلومات حاصل کرنا فرض عین ہے اور پورے معاشرے کی ترقی کے لئے جو چیزیں درکار ہیں جو جو علوم درکار ہیں جو جو سروسسز درکار ہیں جو جو skills اور crafts درکار ہیں ان تمام کا حاصل کرنا اس معاشرے کے لئے فرض کفایہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

جناب والا! یہ ہے ہماری دینی پوزیشن اور ہماری تاریخی حقیقت تاریخی حقیقت کے بارے میں بھی آپ کی خدمت میں عرض کروں کہ دور استعمار کے آغاز تک مسلمانوں میں شرح خواندگی (بنیادی تعلیم) ایک حقیقت کے طور پر تقریباً سو فیصدی موجود تھی، جب انگریز برصغیر میں آئے تو انھوں نے گزیٹیئرز مرتب کئے، ان گزیٹیئرز کو بھی دیکھیئے تو ان میں یہ بات لکھی گئی ہے کہ مسلمانوں کا کوئی گاؤں ایسا نہیں ہے کہ جس میں کوئی مدرسہ موجود نہ ہو، یہ بات کہی گئی ہے کہ مسلمانوں میں تعلیم عام ہے، ان میں نہ صرف دینی تعلیم عام ہے بلکہ زبان، ریاضی وغیرہ کی تمام معلومات بھی عام ہیں خواہ آپ مدراس کے بارے میں دیکھیں بنگال کے بارے میں دیکھیں پنجاب کے بارے میں دیکھیں ایسی رپورٹیں موجود ہیں اور مجھے ان کو پڑھنے کا موقع ملا ہے، ان میں ۱۸ ویں صدی کے اختتام اور ۱۹ ویں صدی کے شروع تک یہ کہا گیا ہے کہ مسلمانوں میں universal literacy تھی لیکن پچھلے ڈیڑھ سو سال کا عرصہ جسے ہم بڑی روشنی اور تہذیب کا اور علم کی ترقی

کا دور کہتے ہیں۔ فی الحقیقت ہمارے لئے movement in reverse gear تھی جو نظام تعلیم یہاں مسلط کیا گیا ہے اس کے نتیجے کے طور پر آج آپ کی آبادی کا ۷۰ فیصدی سے زیادہ حصہ ناخواندہ ہے۔ آج بھی آپ کے بچوں کو جو پرائمری ایجوکیشن کی عمر میں ہیں اوسطاً ۵۰ فیصدی، لڑکوں کی کچھ زیادہ، لڑکیوں کی کچھ کم، پرائمری تعلیم نہیں مل رہی اور ہم ۱۹۴۷ء سے یہ منصوبے بنا رہے ہیں کہ اگلے ۵ سال میں، اگلے دس سال میں، اگلے ۱۵ سال میں کم از کم پرائمری تعلیم ہم سو فیصدی فراہم کر دیں گے لیکن آج تک ہم فراہم نہیں کر سکے۔ یہ ہے وہ پس منظر جناب والا! جس میں خواندگی کی مہم اور اس کے لئے خصوصیت سے نئی روشنی اسکولز کا منصوبہ لایا گیا ہے اس کے ساتھ ساتھ ایک بڑی اہم چیز یہ بھی کی گئی کہ تعلیم کے لئے وسائل براہ راست حاصل کئے جائیں گے یعنی تعلیم کے لئے جو آپ کا consolidate fund ہے اس سے بھی رقوم دی جائیں گی لیکن ساتھ ساتھ تعلیم کے لئے ایک Import surcharge لگایا گیا تاکہ اس سے جتنی بھی آمدنی ہو وہ تمام تعلیم میں جائے گی اور خصوصیت سے اسے اوّلیت دی جائے گی۔ خواندگی کی تعلیم کے لئے، جناب والا! اب اس اسکیم کو ۲ سال سے زیادہ ہو چکے ہیں۔ اس لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ اس کا تنقیدی انداز میں جائزہ لیا جائے کہ کیا وسائل اس کے لئے فراہم کیے گئے ہیں کن بنیادی concepts پر یہ کام ہو رہا ہے اور ہم نے کیا حاصل کیا ہے اور کس طرح اس کو صحیح رخ پر لے جایا جا سکتا ہے۔

جناب والا! بنیادی اصول جس پر کہ یہ پورا دستور مبنی ہے یہ ہے کہ وہ تمام افراد جو پرائمری تعلیم حاصل نہیں کر سکے ان کے

[Prof. Khurshid Ahmed]

لئے دو سال کا ایک ایسا کورس بنا لیا جائے کہ جس میں وہ معلومات حاصل کر لیں جو عام طور پر پانچ سال میں پرائمری تعلیم کے ذریعے فراہم کی جاتی ہیں اور اس طرح ہم ملک کی تمام آبادی کو کم از کم اتنا علم پہنچا دیں کہ جو پرائمری کے ۵ سالوں میں نئی نسلوں کو دیا جاتا ہے۔ اس کے لئے وہ افراد بھی جو اسکولوں سے drop-outs ہیں، وہ نوجوان بھی جو اسکولوں میں نہیں جا سکے ہیں ان سب کے لئے یہ پروگرام بنایا گیا، میری نگاہ میں یہ پروگرام بڑا اہم پروگرام ہے لیکن اس پروگرام کے لئے بیحد ضروری یہ ہے کہ یہ پرائمری تعلیم کے ساتھ منسلک ہو، مربوط ہو اس لئے کہ بنیادی تعلیم اصل چیز ہے خواندگی پیدا کرنے کی اور آج تک ہمارے ملک میں سب سے زیادہ neglected بھی بنیادی تعلیم رہی ہے، یونیورسٹیوں کی حالت بھی کوئی بہت اچھی نہیں ہے لیکن مجھے دکھ سے کہنا پڑتا ہے کہ سب سے زیادہ نظرانداز جسے کیا گیا ہے وہ پرائمری تعلیم ہے، میرا خیال ہے کہ پرائمری تعلیم سب سے زیادہ اہم ہے، اور یہ بنیاد ہے پوری تعلیم کی اگر پرائمری ایجوکیشن آپ صحیح نہیں دیتے تو بعد کی تعلیم کا معیار کبھی اونچا نہیں ہو سکتا۔

دوسری چیز جناب والا! یہ ہے کہ پرائمری ایجوکیشن کو ہماری معاشرت، ہمارے دین، ہمارے تمدن، ہماری تہذیب کا حصہ ہونی چاہیئے اس سے مربوط ہونی چاہیئے، قرآن کو ذریعہ بننا چاہیئے پرائمری تعلیم کا، سب سے پہلی ذمہ داری ایک مسلمان معاشرے پر یہ ہے کہ وہ اپنی آنے والی نسلوں کو قرآن کی تعلیم دے، ان کو لکھنا پڑھنا سکھائے، ان کو بنیادی حساب کتاب بتائے اور یہی وہ تین چیزیں ہیں جن پر کہ ........ (مداخلت)

**میر حسین بخش بنگلزئی** : جناب چیئرمین ! سینیٹ کا کورم پورا نہیں ہے ۔

**جناب قائم مقام چیئرمین** : گھنٹی بجائی جائے ۔

(گھنٹی بجائی گئی)

پروفیسر صاحب اس بحث کو continue رکھتے ہیں ۔ آپ نے partly تو موو کر ہی دیا ہے تو آج کا دن میرے خیال میں پورا کر لیتے ہیں ۔ اب میں آرڈر پڑھ کر سناتا ہوں ۔

**Prorogation Order** :

"In exercise of the powers conferred by clause 1 of Article 54 of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan. I hereby prorogue the Senate on the conclusion of its sitting on 18th September, 1988."

Sd/-
(Ghulam Ishaq Khan)
President.

The Senate stands prorogued.

---

*(Then Senate prorogued sine die)*

---

PCPPK–Litho/2496/88-89/Senate –11-1-93–300 Books.